REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم   و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. P.G.D.P. 3

جلد ۳۷
شمارہ ۳۸

ایڈیٹر:- عبد الحق فضل
نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۵۰ روپے
ششماہی ۲۵ روپے
ممالک غیر ۲۰۰ روپے بذریعہ ہوائی ڈاک
فی پرچہ ایک روپیہ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان

۱۰ صفر ۱۴۰۹ ہجری   ۲۲ تبوک ۱۳۶۷ ہش   ۲۲ ستمبر ۱۹۸۸ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۹ تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران ملنے والی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور پر نور مشرقی افریقہ اور ماریشس کے جماعتی دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔

احباب کرام التزام کیساتھ اپنے دل و جان سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی نیز حضور انور کے دورہ کی نمایاں کامیابی اور سفر و حضر میں خیر و عافیت کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

● مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ مع سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔

کلمات طیبات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کوئی زمین پر مر نہیں سکتا جب تک آسمان پر نہ مارا جائے

اے میرے حضرت اعلیٰ ذوالجلال قادر قدوس حیّ و قیوم جو ہمیشہ راستبازوں کی مدد کرتا ہے۔ تیرا نام ابدالآباد مبارک ہے۔ تیرے قدرت کے کام کبھی رُک نہیں سکتے۔ تیرا قوی ہاتھ ہمیشہ عجیب کام دکھلاتا ہے۔ تو نے ہی اس چودھویں صدی کے سر پر مجھے مبعوث کیا اور فرمایا کہ "اُٹھ کہ میں نے تجھے اس زمانہ میں اسلام کی حجت پوری کرنے کے لئے اور اسلامی سچائیوں کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے چُنا" اور تو نے ہی مجھے کہا کہ "تو میری نظر میں منظور ہے میں اپنے عرش پر تیری تعریف کرتا ہوں"۔ اور تو نے مجھے فرمایا کہ "تو وہ مسیح موعود ہے جس کے وقت کو ضائع نہیں کیا جائے گا"۔ اور تو نے ہی مجھے مخاطب کر کے کہا کہ "تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید" اور تو نے ہی مجھے فرمایا کہ "میں نے لوگوں کی دعوت کے لئے تجھے منتخب کیا اُن کو کہہ دے کہ میں تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں اور سب سے پہلا مومن ہوں" اور تو نے ہی مجھے کہا کہ "میں نے تجھے اس لئے بھیجا ہے کہ تا اسلام کو تمام قوموں کے آگے روشن کر کے دکھلاؤں اور کوئی مذہب ان تمام مذہبوں میں سے جو زمین پر ہیں برکات میں۔ معارف میں۔ تعلیم کی عمدگی میں۔ خدا کی تائیدوں میں۔ خدا کے عجائب غرائب نشانوں میں اسلام سے ہمسری نہ کر سکے" اور تو نے ہی مجھے فرمایا کہ "تو میری درگاہ میں وجیہہ ہے۔ میں نے اپنے لئے تجھے اختیار کیا"۔ مگر اے میرے قادر خدا۔ تو جانتا ہے کہ اکثر لوگوں نے مجھے منظور نہیں کیا اور مجھے مفتری سمجھا اور میرا نام کافر اور کذاب اور دجال رکھا گیا۔ مجھے گالیاں دی گئیں اور طرح طرح کی دل آزار باتوں سے مجھے ستایا گیا۔

میں نصیحتاً للہ مخالف علماء اور اُن کے ہم خیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے تو خیر آپ کی مرضی۔ لیکن اگر مجھے آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ بھی تو اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ میرے پر بد دعائیں کریں اور رو رو کر میرا استیصال چاہیں۔ پھر اگر میں کاذب ہوں گا تو ضرور وہ دعائیں قبول ہوں گی۔ اور آپ لوگ ہمیشہ دعا کرتے بھی ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گھس جائیں اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جائیں۔ اور پلکیں جھڑ جائیں اور کثرت گریہ و زاری سے بینائی کم ہو جائے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جائے۔ تب بھی وہ دعائیں سُنی نہیں جائیں گی۔ کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں۔ (باقی ص پر دیکھیں)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۶۷ ہش / دسمبر ۱۹۸۸ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۶۷ ہش / دسمبر ۱۹۸۸ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

یکم تا ۷ اکتوبر ہفتہ تحریک جدید منایا جا رہا ہے اشتہار اندر ملاحظہ فرمائیں۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۲ر تبوک ۱۳۶۷ہش

تحریک جدید ایک پُر عظمت آفاقی تحریک

۱۹۳۴ء میں مجلس احرار نے احمدیت کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے لئے ایک نہایت خوفناک پروگرام بنایا۔ اور تمام طاقتیں احمدیت کی مخالفت کے لئے اٹھ کھڑی ہوئیں۔ گورنمنٹ انگریزی نے بھی احرار کی فتنہ انگیزی سے متاثر ہو کر جماعت کے خلاف ہتھیار اٹھا لئے۔ اس ماحول میں الٰہی القاء کے تحت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کو جماعت کے سامنے پیش کیا ایک مقام پر حضورؓ فرماتے ہیں:-

"تحریک جدید کے پیش کرنے کے موقع کا انتخاب ایسا اعلیٰ انتخاب تھا جس سے بڑھ کر اور کوئی اعلیٰ انتخاب نہیں ہو سکتا اور خدا تعالیٰ نے مجھے اپنی زندگی میں جو خاص کامیابیاں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہیں ان میں ایک اہم کامیابی تحریک جدید کو عین وقت پر پیش کر کے مجھے حاصل ہوئی۔ اور یقیناً میں سمجھتا ہوں جس وقت میں نے یہ تحریک کی وہ میری زندگی کے خاص مواقع میں سے ایک موقعہ تھا۔ اور میری زندگی کی انتہائی بہترین گھڑیوں میں سے ایک گھڑی تھی جبکہ مجھے اس عظیم الشان کام کی بنیاد رکھنے کی توفیق ملی۔"
(تقریر فرمودہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۳۵ء)

تحریک جدید کو یہ عظمت بھی حاصل ہے کہ یہ تحریک اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی اچانک میرے دل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی ...... میں بالکل خالی الذہن تھا اچانک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"
(الفضل ۲ر دسمبر ۱۹۴۲ء)

اس تحریک کے بہت بابرکت قرار پانے کے لئے مخلصین کے وہ رؤیا و کشوف اور الہامات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مخلصین کو دکھائے انہی کا تذکرہ فرماتے ہوئے ایک مقام پر حضورؓ فرماتے ہیں:-

"اس کے علاوہ بیسیوں رؤیا و کشوف اور الہامات اس تحریک کے بابرکت ہونے کے متعلق دوستوں کو ہوئے۔ بعض کو رؤیا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ یہ تحریک بابرکت ہے اور بعض کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا کہ یہ تحریک بابرکت ہے اور بعض کو الہامات ہوئے کہ یہ تحریک بہت مبارک ہے۔ غرض یہ کہ ایک ایسی تحریک ہے جس کے بابرکت ہونے کے متعلق بیسیوں رؤیا و کشوف اور الہامات کی شہادت موجود ہے۔"
(الفضل ۱۱ر دسمبر ۱۹۴۹ء)

تحریک جدید ایک ایسی پر عظمت الٰہی تحریک ہے کہ اس کے اجراء کے ساتھ ہی صدر انجمن احمدیہ کے چندوں پر بھی نہایت خوشگوار اثر پڑا حضورؓ ایک مقام پر فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ کی قدرت ہے۔ اس سے پہلے صدر انجمن احمدیہ ہمیشہ مقروض رہا کرتی تھی اور اسے نیا بجٹ ہر سال کم کرنا پڑتا تھا۔ جب میں نے اس تحریک کا اعلان کیا تو ناظروں نے میرے پاس آ کر شکایت کی کہ اس تحریک کے نتیجہ میں انجمن کی حالت خراب ہو جائے گی۔ میں نے ان سے کہا کہ تم خدا تعالیٰ پر توکل کرو۔ اور انتظار کرو اور دیکھو کہ حالت سدھرتی ہے یا بگڑتی ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ یا تو صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ دو اڑھائی لاکھ روپیہ کا ہوا کرتا تھا اور اس تحریک کے دوران میں چار پانچ لاکھ روپیہ تک جا پہنچا (احباب نے) ادھر تحریک جدید کی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا شروع کر دیا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سال کے اندر ہی مطالبہ سے کئی گنا زیادہ رقم جمع ہو گئی۔" (الفضل ۱۶ر فروری ۱۹۴۴ء)

ضرب المثل ہے کہ الفضل ما شہدت بہ الاعداء کہ فضیلت وہ ہوتی ہے جس کا دشمن بھی اقرار کرے۔ چنانچہ تحریک جدید ایک ایسی پر شوکت تحریک ہے جس کی عظمت کا بدترین دشمنوں نے بھی اقرار کیا چنانچہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی صدر مجلس احرار نے ۲۳ر اپریل ۱۹۳۵ء کو ایک تقریر میں تحریک جدید کی کامیابی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا:-

"ہم میاں محمود کے دشمن ہیں وہاں ہم اس کی تعریف بھی کرتے ہیں دیکھو اس نے اپنی اس جماعت کو جو کہ ہندوستان میں ایک تنکے کی مانند ہے۔ کہا کہ مجھے ساڑھے ستائیس ہزار روپیہ چاہئے جماعت نے ایک لاکھ روپیہ دیا اس کے بعد گیارہ ہزار کا مطالبہ کیا تو اسے دگنا تگنا دے دیا۔"
(الفضل ۲۶ر اپریل ۱۹۳۵ء)

پس تحریک جدید ایک ایسی آفاقی اور پر عظمت تحریک ہے۔ جس کو قدم قدم پر الٰہی تائید و نصرت حاصل ہے۔ اور آج کا مشاہدہ بتاتا ہے کہ اس نہایت پر عظمت تحریک کی بنیادوں پر دنیا کے ۱۱۷ ممالک میں جماعت احمدیہ مضبوطی سے قائم ہو چکی ہے

ایک طرف مجلس احرار کی شدید ترین مخالفت اور دوسری طرف تحریک جدید کا آغاز اور اس کے عالمگیر شیریں اثرات و نتائج مولانا روم کے اس شعر کے مصداق ہیں کہ

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

(باقی صفحہ ۹ پر)

نعرۂ تبلیغ حق

اس دھرتی کو آکاش کا ہم پیغام سنائیں، آؤ چلیں!
ہر دل میں، لگا کر نعرۂ حق، پھر پھول کھلائیں، آؤ چلیں!
آزارِ عداوت اور سہی، انکارِ صداقت اور سہی
وہ ہم سے محبت چاہیں گے، ہم دیں گے دعائیں، آؤ چلیں!
چلو کب تک اذانوں پر خنجر؟ موقوف رہے اللہ کا گھر!
ہر کلمہ اذاں، ہر کام عبادت کیوں نہ بنائیں، آؤ چلیں!
وہ تخم شرارت بوتے پھریں، اس دنیا کے دل کو روتے پھریں
ہم اُس عالم کی خوشی پہ یہ دنیا بسائیں، آؤ چلیں!
اسلام کی عظمت قائم ہو، قرآں کی حکمت دائم ہو
اللہ، محمدؐ، احمد کا اک جلوہ دکھائیں، آؤ چلیں!
ہم رزم چکے طوفانوں کا بے نور دنیا الوانوں کو
ہم جیتتے رہتے، ہم جیتیں گے، نقارہ بجائیں، آؤ چلیں!
ہیں شاخیں قائم ہر لد کے ہم پھول ہیں گلشن احمدؑ کے
وہ سایہ ہر سو عام کریں خوشبو پھیلائیں، آؤ چلیں!
ہر کلس پہ پرچم لہرائیں، اور کلمہ لہو سے لکھوائیں
قدموں پہ نا ظر دہر کے ہم جان بچھائیں آؤ چلیں!

محتاجِ دعا۔ غلام نبی ناظر یاڑی پورہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

روح پرور مجلس عرفان

بتاریخ یکم مارچ ۱۹۸۷ء بمقام محمود ہال لندن

مرتبہ محترمہ ثریا غازی صاحبہ

سوال:- علماء پاکستان شریعت بل پاس کروانے کی کوشش کر رہے ہیں شرعی سزاؤں کے لئے یہ تجویز دے کر کہ امت محمدیہ کے سپرد برائیوں کو دور کرنا ہے ان کا یہ عمل کس حد تک اسلام کے مطابق ہے؟

جواب:- یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کے سپرد برائیوں کا دور کرنا کیا ہے لیکن اس کے کچھ آداب اور سلیقے بھی ہیں کیونکہ یہ ایک بہت ہی نازک مسئلہ ہے لیکن بعض لوگ خاص طور پر آج کل کے علماء دن بدن زیادہ زور اور تشدد کی طرف مائل ہوتے جاتے ہیں اور وہ اپنے طرز عمل کو ایک حدیث کی بناء پر صحیح گردانتے ہوئے اس نظریہ سے بالکل مختلف نظریہ پیش کرتے ہیں جو اسلام نے پیش فرمایا ہے وہ حدیث یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو کہ جب تم کوئی برائی دیکھو تو اسے ہاتھ سے دور کر سکتے ہو تو ہاتھ سے دور کرو اگر ہاتھ سے دور نہیں کر سکتے تو قول سے یعنی نصیحت سے دور کرواؤ اگر اس طرح بھی نہیں کر سکتے تو کم از کم ناپسندیدگی کا اظہار کرو علماء اس کا یہ مطلب نکالتے ہیں کہ جہاں جبر سے اصلاح ہو سکتی ہے وہاں جبری اصلاح ضروری ہے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے اس حدیث کا یہ مطلب ثابت نہیں اور نہ ہی صحابہ کرامؓ نے تشدد اور جبر سے اصلاح کرنے کی کوشش کی حضور نے فرمایا سزا کا مسئلہ اور ہے۔ اسلامی حکومت میں جن باتوں پر سزا مقرر کی گئی ہے وہ اصلاح کی خاطر نہیں بلکہ سزا کے طور پر ہے اصلاح میں جبر نہیں۔ مثال کے طور پر نماز مسلمان کی روحانی زندگی ہے اور نہ پڑھنے کا مطلب ہے کہ انسان مر جائے اس کے مقابلے میں چھوٹے چھوٹے گناہ کی کوئی حیثیت نہیں لیکن اس کے متعلق بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ۷ سے ۱۰ سال تک بچوں کو پیار سے نماز پڑھوانے کی عادت ڈالو ۱۰ سے ۱۲ سال تک نماز نہ پڑھنے پر سرزنش بھی کی جا سکتی ہے لیکن اس کے متعلق بھی زیادہ سختی کرنے کی اجازت نہیں بس تھوڑی بہت تادیب کی اجازت دی ہے۔ ۱۲ سال کے بعد ماں باپ کو یہ اجازت نہیں کہ اُسے سختی سے نماز پڑھنے کے لئے کہیں بلوغت سے پہلے کسی حد تک سختی کی اجازت ہے لیکن جب انسان بالغ ہو جائے تو وہ خود مختار ہے خدا کے حضور۔ پھر سوائے نصیحت کے اور کوئی راستہ باقی نہیں رہ جاتا۔ کثرت سے ایسی مثالیں موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم سختی کے قائل نہیں تھے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اجازت تھی حیرت کی بات یہ ہے کہ جب خود رسول اکرمؐ کو اجازت نہیں تھی تو وہ دوسروں کو تشدد کرنے کی اجازت کس طرح دے سکتے تھے پاکستان حکومت نے شریعت قانون پاس کیا اور زبردستی نماز پڑھوانے والے بھی مقرر ہو گئے اور جو نہ پڑھیں اُن کے لئے سزائیں بھی مقرر ہو گئیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جن پر شریعت نازل ہوئی اور جس کو اللہ تعالیٰ نے براہ راست پیغام پہنچانے کے لئے چنا اور تمام پیغام پہنچانے والوں پر فضیلت دی اور ہر معاملے میں فوقیت عطا فرمائی گئی تھی اور آپ کا جو مسلک ہمارے سامنے ہے وہ تو یہ ہے کہ ایک دفعہ صبح کی نماز کے بعد آپ نے بڑے درد سے یہ اظہار فرمایا کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو صبح کی نماز پر نہیں آتے ان کو اگر بکرے کے پاؤں کی دعوت پر بلایا جاتا تو یہ دوڑ کر آتے میرا دل چاہتا ہے کہ اپنی جگہ کسی اور کو امام کھڑا کروں اور کسی کے سر پر لکڑیوں کا گٹھا اٹھواؤں اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں لیکن مجھے اس کی اجازت نہیں ہے اب بتائیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی تکلیف ہوئی لوگوں کے رد عمل سے اور وہ چاہتے تھے اُن لوگوں کو تنبیہ کرنی کہ کیوں جہنم کا عذاب خرید رہے ہو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے منہ موڑ کر جب تم اپنے آرام کو ترجیح دیتے ہو تو تم ایسے آرام کے اہل نہیں رہتے لیکن وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس کی اجازت نہیں صدر ضیاء الحق کو پتہ نہیں کہاں سے اجازت مل گئی ہے۔ وہ تو وحی کے بھی قائل نہیں۔ کہتے ہیں خدا کبھی کلام نہیں کرے گا۔ پھر انہوں نے کس طرح اجازت لے لی۔ یہ بات یاد رکھیں کہ سوائے نصیحت کے ہمارے پاس اور کچھ نہیں اور وہ امور جو حدود سے تعلق رکھتے ہیں وہ بالکل اور مسئلہ ہے وہ سزا کا مسئلہ ہے جہاں کسی کو خدا خود مختار بنائے گا اور وہاں وہ اس حد تک سزا دینے کا حق رکھتا ہے لیکن اس میں بھی دخل دے کر تلاش کر کے جستجو کر کے ہمیں سزا دینے کی اجازت نہیں۔ جب گناہ فحشاء بنتا ہے تو خود اچھل کر منظر عام پر آتا ہے اور بے حیائی اتنی بڑھ جاتی ہے کہ خود بخود ظاہر ہونے لگتی ہے تب اس کی سزا کی اجازت ہے۔ اس سے پہلے ایسے گناہ کی تشہیر بھی فحشاء بنتی ہے وہ گناہ جس کے لئے بدنی سزا کا حکم ہے قتل کے بعد زنا ہے زنا کی سو کوڑے سزا رکھی ہے۔ لیکن زنا کی تشہیر کرنے والے کو فحشاء پھیلانے والا قرار دیا اور اس کی سزا ۸۰ کوڑے رکھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سزا کے معاملے میں بعض حدود مقرر کر دی گئی ہیں۔ تا انسان خدا نہ بن جائے۔ گواہی کے معیار میں کیسی حیرت انگیز سختی کی گئی کہ اگر وہ معیار کسی امت میں نہ پایا جاتا ہو تو وہاں اسلامی حد جاری نہیں ہو سکتی۔ پاکستان کے علماء اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ شرعی سزائیں نافذ کرنا چاہتے ہیں اور گواہی کا معیار اتنا گرا ہوا ہے کہ ہر گواہ جھوٹا ہوتا ہے۔ پاکستان میں جو چند شریف لوگ رہ گئے ہیں وہ سنگسار ہو جائیں گے۔ اور باقی لوگ بحثیں کریں گے اور پیسے دے کر گواہ خرید لیں گے۔ اور اگر بات لعان پر آجائے تو دونوں جھوٹا قرآن کریم اٹھا لیں گے یہ سب شریعت سے تمسخر ہو گا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے شریعت کے نفاذ کے سلسلے میں ایسی پاکیزہ شرائط لگا دی ہیں کہ غلط سوسائٹی میں شریعت نافذ ہو ہی نہیں سکتی۔ گواہی کا معیار ایسا بلند ہے کہ جس شخص میں حیا کی کمی پائی جاتی ہو اور وہ بازار میں دیوار کی طرف منہ کر کے پیشاب کرتا دیکھا جائے

"میرا خدا میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور میں اس کے ساتھ ہوں"
(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۸)

پیشکش: [illegible] ربڑ مینوفیکچررس ۳۳ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۰۳
فون: 27-9441
گرام: "[illegible] PORT"

اس کی گواہی قبول نہیں ہوگی ہمارے ملک میں تو بے حیائی کا معیار اس سے ہزاروں گنا اوپر جا چکا ہے گواہ کہاں سے لائے جائیں گے۔ وہاں تو بہتر یہی ہے کہ اپنے قانون جاری کرو جیسے قانون ویسے ہی گواہ بھی ہوں گے اسلام کو بیچ میں کیوں گھسیٹتے ہو رسول اکرمؐ نے پہلے شریعت کمائی تھی تب خدا نے ضابطہ بنایا تھا سزا ؤں کا پہلے انہوں نے اس گندی سوسائٹی کو پاکیزہ بنا کر دکھایا اور سچ نے جھوٹ سے الگ حیثیت اختیار کر لی جب انسانی زندگی میں پاکیزگی داخل ہو گئی تو اس کی شانیں اتنی عظیم الشان ظاہر ہوئیں کہ خود سزا کے معاملے میں اپنے آپ کو پیش کیا جانے لگا ایک مرد اور عورت خود اپنے متعلق گواہی دیتے ہیں کہ ہم سے یہ گناہ سرزد ہو گیا ہے اور ہم اس لعنت کیساتھ زندگی نہیں گزار سکتے اس لئے ہم اپنے متعلق گواہی دیتے ہیں ہمیں شرعی سزا دیجئے رسول اکرمؐ نے اپنے اوپر گواہی دینے والے کو بھی سزا نہیں دی بلکہ منہ موڑ لیا۔ تیسری دفعہ بھی یہ احساس دلایا جس طرح انہوں نے اس کی بات نہیں سنی ہیں چوتھی دفعہ آپ نے پھر اس کی بات سن کر سزا دلوائی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ کوئی شخص اپنے گناہ ظاہر کرے بلکہ ایک جگہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سخت نفرت سے دیکھتا ہے ایسے شخص کو جس طرح خدا نے پردہ پوشی کی تھی اور وہ اپنے گناہ ظاہر کرے اسلامی اصلاح کے نظام کے لئے بڑے راستے کھلے ہیں۔ لیکن اصلاح اس طریق سے کی جائے جس سے دوسرے کی عزت نفس زخمی نہ ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کا بہت خیال فرماتے تھے کہ کسی کو تکلیف نہ ہو اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر غور کیا جائے کہ ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے تو اصلاح کے بے شمار گر ہاتھ آجاتے ہیں آئینہ دیکھنے والے کو اس کے نقائص نہایت خاموشی سے بتاتا ہے ان کی تشہیر نہیں کرتا جب آئینہ دیکھنے والا آئینہ کے سامنے سے ہٹ جاتا ہے تو آئینہ بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ اور وہاں کوئی نشان باقی نہیں رہتا کہ کیا نقص دیکھا تھا علاوہ ازیں آئینہ صرف نقص ہی نہیں بتاتا بلکہ خوبیاں بھی بتاتا ہے اگر مومن کے قلب میں ایسی صفائی پیدا ہو جائے تو وہ ناصح بننے کے اہل ہوتا ہے۔ خوبیوں پر بھی نظر رکھے اور ان کی تعریف بھی کرے اس سے پیار کا تعلق پیدا ہوتا ہے برائی کی تشہیر نہ کرے بلکہ الگ ہو کر پرائیویٹ طور پر بتائے کہ کسی کو یا دوسرے لوگوں کو یہ محسوس نہ ہو کہ اس خاص شخص کے متعلق یہ بات کی جا رہی ہے پھر وہ آئینہ رہے گا۔ اس لئے خطبات میں برائیوں کے خلاف جہاد کی اجازت ہے لیکن وہ بھی اس رنگ میں ہو کہ خطبے میں بیٹھا ہوا کوئی شخص یہ محسوس نہ کرے کہ میں آج ننگا ہو گیا ہوں۔ اس طرح کے بعض واقعات میرے علم میں آئے ہیں ایک نصیحت کرنے والے نے نصیحت کی اور کہا کہ مجھے نصیحت کرنے کا حق ہے میں نے نام لئے بغیر نصیحت کی لیکن اس واقعہ کا علم تمام لوگوں کو تھا۔ اسطرح فتنے پیدا ہوتے ہیں نصیحت کرنے پر بہت سی پابندیاں ہیں بہت سی شرائط ہیں اگر وہ شرائط قبول کر لی جائیں تو حیرت انگیز طور پر اس حدیث میں قوت کا مضمون بھی بیان فرما دیا ہے۔ آئینہ بے آواز ہے جب چاہے اٹھا کر دیکھ لو جب چاہو رکھ دو وہ سختی نہیں کرتا لیکن چونکہ منصف مزاج ہے اور سب کو آئینہ کے دل کے تقویٰ پر یقین ہے کہ وہ اپنی طرف سے کچھ بیان نہیں کرے گا۔ اس لئے آئینہ کو کوئی نہیں توڑتا۔ بلکہ [illegible] آئینہ توڑا جاتا ہے جو نقص نہ دکھائے ہر آدمی آئینہ دیکھنے پر مجبور ہے۔ پس مومن کے اندر بھی اپنی صفائی کا معیار اتنا بلند ہونا چاہیئے کہ سننے والا یہ محسوس کرے کہ اس نے نفسانیت اور انانیت کی وجہ سے مجھے ذلیل کرنے کی وجہ سے یہ نصیحت نہیں کی اور صرف میری برائیوں کو ہی نہیں دیکھا بلکہ میری خوبیوں پر بھی نظر ہے تب اس معاملے میں اس کی ہر بات قبول کی جاتی ہے اور جہاں آپ کی نصیحت آئینہ کی صفات اختیار کرنے کی خصوصیت نہ رکھتی ہوں وہاں خاموشی اختیار کریں اور تقویٰ اختیار کریں۔ اور ڈر جائیں کہ شائد مجھ سے غلطی ہو رہی ہے۔

(بشکریہ النصر لندن ۲۲ر جولائی ۱۹۸۸ء)

درخواست دعا ۔ مکرم الحاج محمد شفیع صاحب ہاشمی نے رحمٰن آباد گوٹھ پاکستان میں مقامی احباب کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے دینی اور دنیوی تعلیم پر مشتمل ایک اسکول اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اور اپنی مدد آپ کے اصول پر کھولا ہے۔ اس کار خیر میں نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ادارہ)

بقیہ اداریہ صفحہ نمبر ۲

کہ ہر آفت جو الٰہی جماعت پر آتی ہے اس کے نیچے ایک خزانہ مخفی ہوتا ہے لہٰذا دفتر تحریک جدید کی طرف سے افادر (اکتوبر) کا پہلا ہفتہ جو ہفتہ تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ احباب جماعت اگر اس روح کے ساتھ سرشار ہو کر منائیں کہ یہ ایک آسمانی تحریک ہے۔ اور اس کے ساتھ ہمارے لئے عالمگیر برکات وابستہ ہیں۔ تو یقیناً یہ ہم سب کے لئے بڑی ہی خوش قسمتی کی بات ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عالم بالا سے آتری ہے "یہ تحریک جدید"
فضل اور نصرت کی حامل ہے "یہ تحریک جدید"

(عبد الحق فضل)

بقیہ صفحہ اوّل

جو شخص میرے پر بددعا کرے گا وہ بددعا اسی پر پڑے گی۔ جو شخص میری نسبت یہ کہتا ہے کہ اس پر لعنت۔ ہو وہ لعنت اسی کے دل پر پڑتی ہے مگر اس کو خبر نہیں اور جو شخص میرے ساتھ اپنی کشتی قرار دے کر یہ دعائیں کرتا ہے کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے اس کا نتیجہ وہی ہے جو مولوی غلام دستگیر قصوری نے دیکھ لیا.....

کوئی زمین پر مر نہیں سکتا جب تک آسمان پر نہ مارا جائے۔ میری روح میں وہی سچائی ہے جو ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ مجھے خدا سے ابراہیمی نسبت ہے۔ کوئی میرے بھید کو نہیں جانتا مگر میرا خدا۔ مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ میں وہ پودا نہیں ہوں کہ ان کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں۔ اگر ان کے پہلے اور ان کے پچھلے اور ان کے زندے اور ان کے مردے تمام جمع ہو جائیں اور میرے مارنے کے لئے دعائیں کریں تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل بنا کر ان کے منہ پر مارے گا دیکھو! صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے۔ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو۔ وہ تمام مکروفریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو۔ اور کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو ناخنوں تک زور لگاؤ۔ اتنی بددعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ۔ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو۔ خدا کے آسمانی نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں مگر بدقسمت انسان دور سے اعتراض کرتے ہیں۔ جن دلوں پر مہریں ہیں ان کا ہم کیا علاج کریں۔ اے خدا تو اس امت پر رحم کر۔ آمین۔

المشتہر خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۲۹ر دسمبر ۱۹۰۰ء

(ضمیمہ اربعین نمبر ۳-۴ ص ۵-۷)

مجالس خدام الاحمدیہ آندھرا پردیش

کا

سالانہ اجتماع

مجالس خدام الاحمدیہ آندھرا پردیش کا سالانہ اجتماع مورخہ یکم و دو اکتوبر ۱۹۸۸ء کو بمقام جڑچرلہ منعقد ہو رہا ہے۔ تمام خدام بھائیوں بالخصوص آندھرا پردیش کے خدام سے اس بابرکت اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے کی درخواست ہے۔

الداعی

قائد علاقائی آندھرا پردیش

عالمگیر فتح اسلام کیلئے جاری عظیم الشان جہاد کبیر تحریک جدید

وقت کا اہم تقاضا

وکیل المال تحریک جدید قادیان

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی پیشگوئی لیظہرہ علی الدین کلہ کے مطابق حضرت امام مہدی علیہ السلام کو مبعوث فرما کر عالمگیر فتح اسلام کی بنیاد ڈالی۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں :۔

"اسلام کے لئے پھر تازگی اور روشنی کا دور آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے .... لیکن ابھی ایسا نہیں .... جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں۔" (فتح اسلام)

پھر ثانی تحریک جدید حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں :۔

"ہم نے ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کرنی ہے۔ ہم نے چپہ چپہ پر حضرت محمد رسول اللہ کی حکومت قائم کرنی ہے اب ایک یا دو ملکوں کا سوال نہیں۔ اب سر دھڑ کی بازی لگانے کا سوال ہے۔ یا کفر جیتے گا اور ہم مر جائیں گے یا کفر مر جائیگا اور ہم جیتیں گے۔ درمیان میں اب بات نہیں رہ سکتی۔"

یہ مقصد ہے اُس جہاد کا جو آج جاری ہے اور "تحریک جدید" کے نام سے موسوم ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں :۔

"تحریک جدید .... کا ایک ایک لفظ قرآن کریم سے ثابت کر سکتا ہوں اور ایک ایک حکم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں دکھا سکتا ہوں۔"

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کی فتح کی بنیاد احمدیت کے غلبہ کی بنیاد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو زندہ کرنے کی بنیاد روز اوّل سے تحریک جدید کے ذریعہ قرار دی گئی ہے۔ اسی کام کے لئے تحریک جدید کو جاری کیا گیا ہے .... ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ تحریک جدید جہاد کبیر ہے۔ تحریک جدید کے لئے چندے تبلیغ اسلام کے لئے صدقہ جاریہ کی ایک مستقل حیثیت رکھتے ہیں۔ پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔"

یہ ہیں عالمگیر فتح اسلام کے لئے جاری جہاد کبیر تحریک جدید کی برکات اور اہمیت اس کے آغاز میں جانتے ہیں کیا ہوا؟ کیسی قربانیاں پیش کی گئیں؟ صحابہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دور اوّل کے مسلمانوں کی طرح جماعت احمدیہ قادیان اور ہندوستان کے متعدد افراد نے اپنی ساری عمر کا جمع اثاثہ تحریک جدید میں دے دیا۔ اکثر افراد ایک ایک، دو دو، تین تین، چار چار مہینوں کی آمد ہر سال تحریک جدید میں ادا کرتے رہے تاکہ عالمگیر فتح اسلام کا وہ الٰہی وعدہ پورا ہو جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بعثت کا مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر علاقہ میں اسلام کے فدائی مجاہد "تحریک جدید" کے چندہ کے ذریعہ دن رات اسلام کی مخلصانہ خدمت بجالا رہے ہیں۔ اور ہر علاقہ میں لوگ کثرت سے حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔ قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت، مساجد کی تعمیر، تعلیمی و طبی اداروں کا اجراء اور دیگر اسلامی لٹریچر کی اشاعت بھی "تحریک جدید" کے چندہ سے ہی ہو رہی ہے۔ ہر احمدی دیکھتا ہے کہ تحریک جدید کے جہاد کبیر کے ذریعہ عالمگیر فتح اسلام کی نئی سے نئی منازل روز بروز طے ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ الٰہی جماعتوں کے ساتھ ہمیشہ یہ سلوک ہوتا آیا ہے کہ جیسے جیسے ان کی ترقی ہوتی ہے ان کی مخالفت شدت اختیار کرتی چلی جاتی ہے۔ اور مومنین پہلے سے بڑھ کر فتح کے لئے جہاد اور قربانیاں کرتے چلے جاتے ہیں اور آخر الٰہی وعدوں کے مطابق فتحیاب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے لئے بھی شدید مخالفتوں کے باوجود شاندار عالمگیر روحانی فتح مقدر کر دی ہے۔ لیکن لمحۂ فکریہ یہ ہے کہ :۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ :۔

"آغاز احمدیت سے لے کر تقریباً ساٹھ ستر سال تک ہندوستان کی جماعتوں کا چندہ اندرونی ضروریات کو ہی پورا نہیں کرتا تھا۔ بلکہ بیرونی جماعتوں کی مدد کے لئے بھی استعمال ہوتا رہا .... لیکن افسوس ہے کہ اب یہ صورت حال نہیں رہی اور اپنی کوتاہی اور کمزوری کا کما حقہٗ احساس بھی موجود نہیں یہاں تک کہ ہندوستان کی جماعتیں اس دور ابتلاء میں دنیا بھر کی باقی جماعتوں سے بہت پیچھے رہ گئی ہیں اور دیگر ممالک کی طرح مالی قربانی کے میدان میں جوش و جذبہ کے ساتھ آگے نہیں بڑھ رہیں۔"

نیز فرمایا :۔

"تحریک جدید کے چندے .... غریب قادیان والوں نے اور ہندوستان کی جماعتوں نے بکریاں بیچ بیچ کر اور کپڑے بیچ بیچ کر .... دیئے کئی کئی مہینوں کی تنخواہیں انجمن کے غریب کارکن دے دیا کرتے تھے .... اس کو بھلانا نہیں چاہیئے"

"اس سے پہلے یہ منظر چندہ عام اور وصیت اور بعض دیگر چندے تحریک جدید کے چندے کے مقابل پر بہت زیادہ آگے بڑھ گئے تھے۔ اس لئے تحریک جدید کے چندے کو یہ سمجھا جانے لگا کہ اب یہ زوائد میں سے ہے حالانکہ عملاً یہ بات نہیں۔"

پھر حضور نے حیرت کا اظہار بھی فرمایا کہ :۔

"تحریک جدید ہندوستان کا بجٹ تو وہاں کی وقف جدید کے بجٹ سے بھی کافی کم ہے۔ جبکہ وقف جدید بہت چھوٹی اور نسبتاً بہت کم عمر انجمن ہے اور یہاں پاکستان میں تحریک جدید کا بجٹ وقف جدید کے بجٹ سے کئی گنا زیادہ ہے ..... نہ صرف پاکستان میں بلکہ دنیا کے تمام ممالک میں تحریک جدید کے چندہ میں پچھلے ایک دو سالوں میں معتدبہ اضافہ ہوا ہے بلکہ بعض ممالک میں تو یہ چندہ پہلے سے پانچ چھ گنا ہو گیا ہے۔ پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہندوستان میں اس چندہ میں اس قسم کا اضافہ نہ ہو۔"

ظاہر ہے کہ موجودہ شدید مخالفت اور تکلیف دہ دور ابتلاء میں تو ہم سب کو پہلوں سے بھی بہت بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اور عالمگیر فتح اسلام کے جہاد کبیر تحریک جدید کے لئے قربانیاں پیش کرنی ہیں۔ امام وقت کے ہر حکم کی اطاعت ہر احمدی کا اولین فرض ہے اور یہ بڑی سعادت ہے۔ تحریک جدید کی اہمیت اور کئی گنا اضافہ کا حکم واضح ہے۔ سب جانتے ہیں کہ پندرہویں صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کی دلی تمنا ہے کہ فتح اسلام کی یہ آسمانی تقدیر جلد ظاہر ہو۔ اس تمنا کے ہوتے ہوئے اور یہ سب کچھ جانتے ہوئے کون ہے جو اب بھی پیچھے بیٹھا رہے اور آگے نہ بڑھے۔

پس آیئے! فتح اسلام کے عالمگیر اور عظیم الشان جہاد کبیر تحریک جدید کے لئے اپنی قابل تقلید مالی اور جانی قربانیوں کو ایسے نمایاں اور معیاری رنگ میں پیش کریں جو بے مثال ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر جزاء عطا فرمائے۔ آپ کے اموال و نفوس میں برکت بخشے۔ دنیا کے تمام لوگ اسلام کی حسین اور امن بخش تعلیم سے جلد تر روشناس ہو کر اسے اپنا لیں۔ اور اسلام کی کامل فتح کا دن ہم اپنی زندگیوں میں اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لیں۔ آمین اللہم آمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے :۔

بخدمت ایں اجر نصرت را دہند اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہرحالت شود پیدا

ترجمہ :۔ اے بھائی! خدمت دین کے نتیجہ میں صرف یہ اجر عظیم آپکو مل رہا ہے۔ ورنہ قضائے آسمانی سے یہ فیصلہ صادر ہو چکا ہے کہ اسلام بہرحالت غالب آکر رہے گا۔

مکرم محمد یعقوب صاحب چیمہ کے سوال کا جواب

۸ر ستمبر کے روزنامہ ہند سماچار جالندھر میں مکرم محمد یعقوب صاحب نے "آپ کے خطوط" کے زیر عنوان بطور ایک سنی مسلمان کے "ضیاء الحق کا ہوائی حادثہ احمدیوں کے شراپ سے ہوا" پر سوال کیا ہے کہ آئے دن جو جنگوں اور ہوائی حادثوں وغیرہ میں لوگ ہلاک ہوتے رہتے ہیں وہ کس کی شراپ (بددعا) سے ہلاک ہوتے ہیں۔

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ جس طرح ابوجہل جنگ "بدر" میں اور فرعون مصر سمندر کی تہ میں اور راون لنکا میں اپنے جرنیلوں کے ساتھ ہلاک ہوئے تھے۔ اور آپ سنی مسلمان ہونے کی حیثیت سے ان کو بڑے بڑے نشانات مانتے ہیں اور ان سب کی ہلاکت آپ الٰہی جماعتوں کی بددعاؤں کا نتیجہ مانتے ہیں۔ حالانکہ بہت سے لوگ جنگوں میں مارے جاتے ہیں۔ سمندروں اور دریاؤں میں غرق ہوتے ہیں۔ ان کو کسی کی بددعا کا نتیجہ آپ نہیں مانتے۔ ایسا ہی یہاں بھی ہوا ہے۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ جیسے فرعون اور ابوجہل وغیرہ نے اپنے جرنیلوں سمیت الٰہی جماعتوں پر مظالم ڈھائے تھے اور وہ مع اپنے جرنیلوں کے ہلاک ہو کر نشان ثابت ہوئے تھے۔ ایسے ہی ضیاء الحق اور ان کے جرنیلوں کا حشر ہوا۔

ضیاء الحق صاحب نے اپنے دور اقتدار میں مع اپنے جرنیلوں کے جماعت احمدیہ جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی قائم کردہ ایک پرامن جماعت ہے اس کے تمام انسانی حقوق چھین لئے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کو ملک چھوڑنے پر مجبور کر دیا احمدیوں کو شہید کیا گیا۔ اسلامی ارکان بجا لانے سے منع کیا گیا، احمدی بزرگان کی سخت توہین کی گئی کلمہ طیبہ لکھنے اور پڑھنے پر سخت سزائیں دی گئیں پھانسی تک کی سزائیں سنائی گئیں۔ ملک کے بعض سیاسی لیڈروں نے بھی ان کارروائیوں کی مذمت کی تحفظ حقوق انسانی کے اداروں نے بھی حکومت پاکستان کی ان ظالمانہ کارروائیوں کی مذمت پر مشتمل رپورٹیں شائع کیں مگر کوئی اثر نہ ہوا۔

تب حضرت امام جماعت احمدیہ کی قیادت میں قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ان ظالموں کو مباہلہ کا چیلنج دیا گیا۔ جس میں سر فہرست ضیاء الحق صاحب کا نام لکھا ہے اور اس طرح اپنا معاملہ خدا کے دربار میں پیش کر دیا۔ کہ اللہ تعالیٰ ایک سال کے اندر سچے اور جھوٹے میں فرق کر کے دکھلا دے۔

چنانچہ ایک ماہ گذرنے پر مولانا اسلم قریشی پانچ سال گم رہنے کے بعد ایکدم نمودار ہو گئے جن کے متعلق الزام تھا کہ ان کے اصل قاتل حضرت امام جماعت احمدیہ ہیں۔ اور اس طرح ان ظالموں پر ایک زوردار لعنت پڑ گئی۔ اور دو ماہ گذرنے پر ضیاء الحق صاحب اپنے چہیتے جرنیلوں اور اپنے آقا امریکی سفیر کے ساتھ ہلاک ہو گئے ؎

ہے ازل سے یہ تقدیر نمرودیت آپ ہی آگ میں اپنی جل جائے گی

پس ضیاء الحق صاحب بھی اس طرح بددعا کے نتیجہ میں مع اپنے جرنیلوں اور امریکی آقاؤں کے ہلاک ہو کے بطرح فرعون، اور ابوجہل اور راون ہلاک ہو کر نشان ثابت ہوئے تھے اور آپ سنی مسلمان ہونے کے اعتبار سے انہیں نشان تسلیم کرنے پر مجبور ہیں ؎

پستے ہیں دیکھا آخر اک دن اپنے ہی ستم کی چکی میں
انجام یہی ہوتا آیا فرعونوں کا ہامانوں کا

(ایڈیٹر)

چندہ وقف جدید

مجالس اطفال الاحمدیہ و ناصرات الاحمدیہ متوجہ ہوں

دوستوں کو علم ہوگا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے وقف جدید کی تحریک کو بچوں میں مقبول بنانے اور ان پر اس تحریک کی ذمہ داری ڈالنے کی طرف متواتر توجہ دلائی ہے کہ وہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے اپنے اپنے حلقہ میں سے ہر بچے سے اس کا وعدہ لیں اور ان کی فہرستیں بنا کر جلد از جلد دفتر وقف جدید قادیان کو ارسال فرما دیں یہ کام اس قدر اہم ہے اور اس قدر نتیجہ خیز ہے کہ شاید ابھی تک اس کی اہمیت کو نہ سمجھا جائے۔ مگر جوں جوں وقت گذرتا جائیگا وہ محسوس کریں گے کہ یہ تحریک آسمانی تھی اور ہے اور یہ کہ اس پر عمل دینی و دنیاوی برکات کا موجب ہے۔

احمدی بچوں (اطفال و ناصرات) کو مخاطب کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"اے احمدیت کے عزیز بچو! اٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان سے کہو کہ ہمیں مفت میں ثواب مل رہا ہے آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں تم اپنی زندگی میں ثواب لوٹ رہے ہو اور ہم بچے اس سے محروم ہیں۔ آج ثواب لوٹنے کا ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے ہمیں بھی پیسہ دو کہ ہم اس دروازے (چندہ وقف جدید ادا کر کے) سے داخل ہو کر ثواب حاصل کریں۔" (الفضل ۱۳ر اکتوبر ۱۹۶۸ء)

ضروری اعلان

جملہ احباب جماعت سے گزارش ہے کہ وہ جب کبھی اپنے علاقہ سے مرکز قادیان دارالامان تشریف لانے کے لئے سفر اختیار کریں تو اپنے علاقہ کے ریلوے اسٹیشن سے قادیان ریلوے اسٹیشن تک کا ٹکٹ بنوایا کریں اس طرح قادیان ریلوے اسٹیشن کو خاص اہمیت حاصل ہو جائے گی اور امرتسر سے قادیان آنے والی گاڑی کو وقتاً فوقتاً غیر منافع بخش بتلا کر بند کرنے کی وجہ کا سدباب ہو سکے گا۔ گذشتہ دنوں اس گاڑی کو بند کرنے کا فیصلہ حکومت کے زیر غور تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور کی دعاؤں کے طفیل بروقت جدوجہد کی وجہ سے یہ گاڑی بحال رکھی گئی ہے۔ فی الوقت یہ گاڑی دوپہر ۱۲ بجکر ۴۰ منٹ پر قادیان سے روانہ ہو کر ۲ بجے امرتسر پہنچتی ہے اور امرتسر سے ایک بجکر ۳۰ منٹ پر روانہ ہو کر ۳ بجکر ۵۰ منٹ پر قادیان پہنچتی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اس صورتحال کو لکھنے پر حضور انور کا ارشاد موصول ہوا ہے کہ:-

"احمدیوں کو تاکید کریں کہ گاڑی میں سفر کیا کریں۔ اس گاڑی کو بند نہیں ہونے دینا۔ اللہ تعالیٰ اس سہولت کو قائم رکھے تاکہ مستقبل میں فائدہ رہے۔ تمام احباب کو میرا محبت بھرا سلام دیں۔" امید ہے کہ احباب جماعت اعلان شدہ امور کا خیال رکھیں گے اور حضور انور کے ارشاد کے مطابق عمل کریں گے۔

ناظر امور عامہ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساری مارٹ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

منقولات

"پاکستان کے ظالم حکمران بیگناہ احمدیوں پر ظلم کر کے اپنی موت آپ مرے

جنونی مُلّاؤں کی شہ پر ڈھائے گئے مظالم انہیں لے ڈوبے

—— احمدیہ کمیٹی کا اعلان

قادیان ۳۰ اگست - احمدیہ پریس کمیٹی کے ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ مسلّمہ حقیقت ہے کہ ظالم جب اپنے ظالمانہ حرکات میں تمام حدیں پار کر جاتا ہے تو قدرت کی جلوہ نمائی ہوتی ہے۔ مظلوموں کے صبر اور ان کی آہیں کبھی نہ کبھی ضرور رنگ لاتی ہیں۔ خدا کے گھر میں دیر ہے اندھیر نہیں۔ ہمیں کسی سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں۔ یہ پاکستان کے حکمران پہلے ذوالفقار علی بھٹو پھر جنرل ضیاء الحق تھے جنہوں نے حقائق سے قطع نظر مذہبی جنونیوں (نام نہاد ملاؤں) کی شہ پر اسلام کے سنہری اصولوں کو توڑا اور پاکستان کے احمدیوں پر قہر ڈھا کر اُن کا قافیہ تنگ کر کے از خود ہی اپنے آپ کو خدائی غضب کے لئے تیار کیا۔ اور ہلاکت مول لی۔ اُمید ہے کہ پاکستان کے دوسرے حکمران اور جنونی مُلّا اُن کے عبرتناک و حسرتناک انجام سے سبق حاصل کریں گے اور اپنے آپ کو ہلاکت سے دُور رکھیں گے۔"

(روزنامہ "ملاپ" مؤرخہ ۳۱ اگست ۸۸ء)

"ضیاء اپنی موت سے کچھ عرصہ قبل اُداس رہنے لگے تھے

نیویارک ۳۰ اگست (پی ٹی آئی) ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان کے صدر جنرل ضیاء الحق طیارہ حادثہ میں اپنی موت سے قبل گزشتہ چند ماہ سے اُداس رہنے لگے تھے۔ اور زیادہ وقت اپنے گھر میں ہی رہا کرتے تھے۔ یہ رپورٹ نیویارک ٹائمز نے باخبر پاکستانیوں کے حوالے سے دی ہے۔ اخبار نویس سکالرز اور ڈپلومیٹس ان خبروں کی جانچ کر رہے ہیں۔"

(روزنامہ ملاپ جالندھر ۳۱ اگست ۱۹۸۸ء)

جنرل ضیاء کی ہلاکت خُدائی قہر کا نشان اور جماعت احمدیہ کی سچائی کا واضح ثبوت —— جماعت احمدیہ کا دعویٰ

جماعت احمدیہ عالمگیر کے دائمی ہیڈ کوارٹر قادیان ضلع گورداسپور سے جاری کردہ ایک پریس نوٹ میں بتلایا گیا ہے کہ مؤرخہ ۱۷ اگست کو صدر ضیاء الحق کی موت خدا کا ایک قہری نشان اور جماعت احمدیہ کی سچائی کا واضح ثبوت ہے۔

مؤرخہ ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو عالمگیر جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ کے دوران تمام دنیا کے مکفرین و مکذبین اور معاندین کو جو باوجود ہر طرح کی اتمام حجت کے جماعت کی مخالفت اور بھیانک مظالم ڈھانے سے باز نہیں آ رہے تھے، مباہلہ کا چیلنج دیتے ہوئے خاص طور پر سابق صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق کو جو ان تمام مظالم کے بانی مبانی تھے، مباہلہ کا چیلنج دیا۔ اور پھر یکم جولائی ۱۹۸۸ء کے خطبہ جمعہ میں واضح طور پر فرمادیا تھا کہ جنرل ضیاء اس چیلنج کو الفاظ میں قبول کریں یا نہ کریں۔ اگر وہ اپنے ظلم و ستم سے باز نہ آئیں۔ تو یہی بات اُن کی طرف سے مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرنے کے مترادف ہوگی۔ اور مزید فرمایا کہ میں عالمگیر جماعت احمدیہ کی نمائندگی کرتے ہوئے جھوٹوں پر خدا کی لعنت ڈالتا ہوں اور اس معاملہ کو خدا کی عدالت میں پیش کرتا ہوں۔ دُنیا ایک سال کے اندر اندر جھوٹوں کے بدترین انجام کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گی۔ چنانچہ مباہلہ کا چیلنج طبع ہو کر پاکستان میں گھر گھر تقسیم کیا گیا۔ اخباروں میں اس کی اشاعت ہوئی اور معاندین و مکفرین و مکذبین کو بھجوایا گیا۔

ابھی ڈیڑھ مہینہ ہی گزرا تھا کہ صدر ضیاء الحق ناگہانی طور پر ۱۷ اگست کو ایک ہوائی حادثہ میں اپنے تمام دست و بازوؤں کے ساتھ ہلاک ہو گئے۔ جو خدا تعالیٰ کا ایک قہری نشان اور جماعت احمدیہ کی سچائی کا واضح ثبوت ہے۔"

مباہلہ کی اس عظیم الشان کامیابی اور خدائی نشان کے ظاہر ہونے پر عالمگیر جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہوئے اجتماعی دُعائیں اور عبادات بجالا رہی ہے۔

ہم یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ دُنیا میں ہماری کسی سے ذاتی دُشمنی نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کاش! جنرل ضیاء الحق امام جماعت احمدیہ کی نصیحت کو قبول کر کے معصوم احمدیوں پر ظلم و ستم ڈھانے سے باز آجاتے تو آج اس عبرتناک ہلاکت سے دوچار نہ ہوتے۔ ہم حکومت پاکستان اور وہاں کے مُلّاؤں اور ساری دُنیا کے مکفرین و مکذبین و معاندین سے اپیل کرتے ہیں کہ اس عبرتناک نشان سے سبق حاصل کریں۔ اور معصوم احمدیوں پر مظالم ڈھانے سے باز آجائیں اور توبہ کر کے صداقت کو قبول کر لیں۔

(روزنامہ "پرتاپ" ۲۶ اگست ۱۹۸۸ء)

نوٹ از ایڈیٹر بدر :- روزنامہ "ملاپ" ۲۶ اگست ۸۸ء میں بھی یہی خبر شائع ہوئی ہے۔ اسی طرح "قومی آواز جموں" یکم ستمبر ۸۸ء اور روزنامہ "عمارت" جموں، ۳۱ اگست ۸۸ء میں بھی یہ خبر شائع ہوئی ہے ——

پاکستانی جنونیوں کی ربوہ کو ختم کرنے کی دھمکی

احمدیوں کے خلاف وسیع پیمانے پر شر انگیز بیان

امرتسر ۱۱ اگست (خاص) جمعیت العلمائے اسلام کے رہنماؤں مولانا میاں عبدالرحمٰن سید احمد حسین زاہد، مولانا میاں قدرت اللہ عارف اور سید عطاء الرحمٰن جعفر نے احمدیوں کی تبلیغی سرگرمیوں پر اظہار تشویش کرتے ہوئے کہا ہے کہ احمدیوں کی تبلیغی سرگرمیاں مشکوک ہیں اور وہ ملک بھر میں "مباہلہ" کی آڑ میں منافرت پھیلا رہے ہیں۔ ایسے احمدیوں کو گرفتار کر کے سخت کارروائی کی جائے۔ اُنہوں نے مولانا اسلم قریشی کی پُراسرار گمشدگی اور برآمدگی کے بعد کہا کہ یہ پاکستان کے حالات خراب کرنے کے لئے ایک منظم سازش ہے۔ اور یہ عوام میں اشتعال پیدا کر رہے ہیں۔ فیصل آباد کی اطلاع ہے کہ بزم محدث اعظم پاکستان کے ناظم قمر القادری نے احمدی مسلمانوں کے پمفلٹ بعنوان "عالمگیر مباہلہ کا چیلنج" کی تقسیم کے لئے تبلیغی کارروائیوں کی سخت مذمت کی ہے اور اسے وطن دُشمن قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ مسلمان، ربوہ کو صفحۂ ہستی سے مٹادیں گے۔ کیونکہ قادیانیوں کا ناسور اپنے آخری دنوں تک آپہنچا ہے۔ وہ وقت دُور نہیں جب پاکستان کی سرزمین اور پوری دُنیا میں قادیانیوں کا نام مٹادیا جائے گا۔"

(روزنامہ "پرتاپ" جالندھر ۱۳ اگست ۱۹۸۸ء)

دلچسپ آل بنگال کراٹے مقابلہ

مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کے زیر اہتمام مؤرخہ ۷ اگست بروز اتوار بالی گنج شکوہشا میمنی کے کھیم کا ہال میں آل بنگال کراٹے مقابلہ ہُوا۔ ماسٹر عبدالقادر احمدی بلیک بیلٹ کی ڈائریکشن میں اس دلچسپ مقابلہ کے بارے میں کلکتہ یونیورسٹی کے اسلامک ہسٹری اور کلچر کے ہیڈ ڈاکٹر محمد عثمان غنی نے کہا کہ جماعت احمدیہ کے طفیل اس قسم کا حیرت انگیز مقابلہ میں نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ دیکھا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کے قائد جناب عبدالحمید کریم نے بتایا کہ کراٹے درحقیقت ہندوستان ہی کا کھیل ہے لیکن جاپان اور امریکہ نے اسے کچھ اس ڈھنگ سے فروغ دیا کہ آج یہ کھیل انہی ممالک کا کہلانے لگ گیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہندوستان کے نوجوان خواہ وہ کسی مذہب و ملّت سے تعلق رکھتے ہوں، ان میں ایسا جوش پیدا ہو کہ وہ اس کھیل کی کھوئی ہوئی عظمت کو دوبارہ حاصل کریں اور اس کا سنہرا تاج ہندوستان کو پہنائیں۔

مغربی بنگال کے مشنری انچارج مولانا سلطان احمد ظفر نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ احمدی فرقہ کے لوگ جس طرح تعلیم، تبلیغ اور خدمت خلق کے میدان میں آگے ہیں اسی طرح سے کھیل کے میدان میں بھی وہ کسی سے پیچھے نہیں رہنا چاہتے واضح رہے کہ امریکہ میں جوڈو کراٹے کے چیمپئن جناب محمد صابر بھی احمدی ہیں۔

اس مقابلہ میں کلکتہ کی چھ مشہور ٹیموں نے حصہ لیا۔ جج حضرات نے ماسٹر شاہنواز

بلیک بیلٹ مسلم النسٹی ٹیوٹ کی ٹیم کو اوّل قرار دیا جبکہ ماسٹر بمل رائے بلیک بیلٹ سالٹ لیک کی ٹیم دوسرے نمبر پر آئی۔ ماسٹر عبد القادر احمدی بلیک بیلٹ اسلامیہ ہائی سکول تانتی باغ کی ٹیم تیسرے انعام کی مستحق قرار پائی۔

اِس موقعہ پر کھیل کے ڈائریکٹر عبد القادر احمدی نے شائقین کو اس وقت حیرت میں ڈال دیا جبکہ ایک ۱۸۰ کلو وزنی موٹر سائیکل جس پر ایک کوئنٹل سے زائد وزن کے دو آدمی سوار تھے اُن کے اوپر سے گزر گئی اور وہ کپڑے جھاڑ کر ایسے اُٹھے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔

پروگرام کی صدارت بہار کے سابق انسپکٹر جنرل سیّد فضل احمد نے کی تھی۔ موصوف نے تعجب خیز مقابلہ کی بڑی تعریف کی اور مقابلہ میں حصہ لینے والے ہر کھلاڑی کی حوصلہ افزائی فرمائی اور کہا کہ اگر آپ اسی محنت اور لگن سے کوشش جاری رکھیں گے تو کلکتہ ہی کیا پورے ہندوستان میں نام روشن کریں گے بالآخر انہوں نے اپنے ہاتھ سے انعامات اور سندات تقسیم کیں۔"

(بنگلہ اخبار روزانہ "دینک آکرش کلکتہ ۱۰ر اگست ۱۹۸۸ء)

ایک حیرت انگیز مثال!

از مکرم مولوی سیّد قیام الدین صاحب برقؔ مبلغ موسلمی بنی مائنز (بہار)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت نے "ایک حیرت انگیز انکشاف" کے زیر عنوان الفضل بتاریخ ۵/۸۲-۷-۵ میں ایک مضمون شائع فرمایا تھا جس میں بتایا گیا تھا کہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی تصنیف "احکام اسلام عقل کی نظر میں" میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے صفحات کے صفحات نقل کر کے اپنی تصنیف کو مزیّن کیا ہے اور یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل تصانیف سے یہ صفحات نقل کئے گئے ہیں کشتیٔ نوح۔ نسیم دعوت۔ آریہ دھرم۔ برکات الدعا۔ اسلامی اصول کی فلاسفی اور اخبار الحکم۔ اسی سلسلہ میں ایک حوالہ اور ملا ہے جو درج ذیل ہے۔ اس کتاب کا نام ہے "خزینہ معرفت المسمّی بہ تحفہ کرنہ عاشق ربانی شیر یزدانی"۔ مؤلفہ صوفی محمد ابراہیم تصوری۔

اس تصنیف کو پروگریسو بکس ۴۰- بی۔ اردو بازار لاہور نے ۱۹۸۲ء میں شائع کیا ہے۔ اس کے صفحہ ۳۱۰ سے ۳۱۱ تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک معرکۃ الآراء تصنیف "آئینہ کمالات اسلام" سے ایک طویل عبارت مصنف کا نام بتائے بغیر نقل کی گئی ہے۔ جو یہ ہے:-

"اب واضح ہو کہ لغتِ عرب میں اسلام اس کو کہتے ہیں کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جائے اور یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپیں اور یا یہ کہ صلح کے طالب ہوں اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دیں۔ اور اصطلاحی معنے اسلام کے وہ ہیں جو اس آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے۔ یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے۔ مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔ اعتقادی طور پر اس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے اور عملی طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر ایک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں؛

مرکزِ احمدیت قادیان میں ذیلی تنظیموں کے

سالانہ اجتماعات

مرکزِ احمدیت قادیان میں ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات درج ذیل تاریخوں میں منعقد ہو رہے ہیں:-

* اجتماع انصار اللہ ــــ ۱۹ر و ۲۰ر اکتوبر ۱۹۸۸ء
* اجتماع خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ } ۲۱ر-۲۲ر-۲۳ر اکتوبر ۱۹۸۸ء
* اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ } ۲۱ر-۲۲ر-۲۳ر اکتوبر ۱۹۸۸ء

احبابِ جماعت، انصار، خدام و اطفال اور لجنہ و ناصرات سے درخواست ہے کہ مذکورہ تاریخوں میں ان اجتماعات میں شمولیت فرما کر دینی و روحانی پروگراموں سے مستفید ہوں۔

(ادارہ بدر)

بجا لاوے۔ مگر ایسے ذوق و شوق و حضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبودِ حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے پھر بقیہ ترجمہ آیت کا یہ ہے کہ جس کی اعتقادی و عملی صفائی ایسی محبت ذاتی پر مبنی ہو اور ایسے طبعی جوش سے اعمالِ حسنہ اس سے صادر ہوں، وہی ہے جو عند اللہ مستحق اجر ہے اور ایسے لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ کچھ غم رکھتے ہیں۔ یعنی ایسے لوگوں کے لئے نجات نقد موجود ہے۔ کیونکہ جب انسان کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات پر ایمان لا کر اس سے موافقت تامہ ہو گئی اور ارادہ اس کا خدا تعالیٰ کے ارادہ سے ہمرنگ ہو گیا اور تمام لذت اس کی فرمانبرداری میں ٹھہر گئی اور جمیع اعمالِ صالحہ نہ مشقت کی راہ سے بلکہ تلذذ اور احتظاظ کی کشش سے صادر ہونے لگے تو یہی وہ کیفیت ہے جس کو فلاح اور نجات اور رستگاری سے موسوم کرنا چاہیئے اور عالم آخرت میں جو کچھ نجات کے متعلق مشہود و محسوس ہوگا وہ درحقیقت اسی کیفیت راسخہ کے اظلال و آثار ہیں جو اس جہان میں جسمانی طور پر ظاہر ہو جائیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ بہشتی زندگی اسی جہان سے شروع ہو جاتی ہے اور جہنمی عذاب کی جڑھ بھی اسی جہان کی گندی اور کورانہ زیست ہے۔ اب ان آیات ممدوحہ بالا پر ایک نظر ڈالنے سے ہر ایک سلیم العقل سمجھ سکتا ہے کہ اسلام کی حقیقت تب کسی میں متحقق ہو سکتی ہے کہ جب اس کا وجود مع اپنے تمام باطنی و ظاہری قویٰ کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کی راہ میں وقف ہو جاوے اور جو امانتیں اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں پھر اسی معطی حقیقی کو واپس دی جائیں اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ میں بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقت کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے۔ یعنی شخص مدعی اسلام یہ بات ثابت کر دیوے کہ اس کے ہاتھ اور پیر اور دل اور دماغ اور اس کی عقل اور اس کا فہم اور اس کا غضب اور اس کا رحم اور اس کا حلم اور اس کا علم اور اس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتیں اور اس کی عزت اور اس کا مال اور اس کا آرام اور سرور اور جو کچھ اس کا سر کے بالوں سے پیروں کے ناخنوں تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے یہاں تک کہ اس کی نیات اور اس کے دل کے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہیں کہ جیسے ایک شخص کے اعضاء اس شخص کے تابع ہوتے ہیں۔ غرض یہ ثابت ہو جائے کہ صدق قدم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو کچھ اس کا ہے وہ اس کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہے اور تمام اعضاء اور قویٰ الٰہی خدمت میں ایسے لگ گئے ہیں کہ گویا وہ جوارح الحق ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام مطبوعہ ۱۸۹۳ء صفحہ ۵۷ تا ۶۰) (آگے صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ ہو)

اذکروا موتاکم بالخیر

(قسط اول)

قبولِ احمدیت میں ہماری داستان یہ ہے

میرے پیارے ابّاجان! محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب شہید رح مرحوم

از مکرم عبد الرب صاحب انور محمود خان۔ ایم ایس سی۔ ایم بی اے لاس اینجلس (امریکہ)

دستِ عزرائیل میں مخفی ہیں سب رازِ حیات
موت کے پیالوں میں بٹتی ہے شرابِ زندگی

"ڈاکٹر صاحب! آپ یہ دُعا کریں کہ جب میرا آخری وقت آئے اور میں زندگی کا آخری سانس لے رہا ہوں تو اُس وقت میں سلسلہ کی کوئی خدمت بجالا رہا ہوں یہ میری شدید خواہش ہے۔"

یہ وہ الفاظ ہیں جو حضرت اباجان مرحوم نے محترم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب کو دورانِ علاج مخاطب کر کے فرمائے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی اِس نیک خواہش کو کیا خوب پُورا فرمایا کہ جب یہ مردِ مجاہد داعی الی اللہ کی حیثیت سے تبلیغی جہاد پر روانہ ہُوا اسی سفر کی حالت میں خدا تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ٥

خاکسار کے لئے قطعی ناممکن ہے کہ چند سطور میں حضرت اباجان مرحوم کے بارے میں اپنے حقیقی جذبات کو منضبط تحریر کر سکے اور نہ ہی یہ حروف حضرت اباجان رح کی ذات کی اصل تصویر پیش کر سکتے ہیں اصل حقیقت اس شعر کی مصداق ہے ؎

مجھ میں کیا طاقت کروں اوصاف میں اُنکے بیاں
ہے قلم ساکت سکونِ قلب ہے سیماب دار

چونکہ حضرت اباجان رح کی ذات تمام جماعت کے لئے وقف، قربانی۔ زہد و تقویٰ اطاعتِ امام۔ عزتِ نفس۔ عاجزی و انکساری کی ایک عمدہ مثال اور جذبۂ تبلیغ کا ایک حسین شاہکار تھی۔ اس لئے افادۂ عام کے لئے آپ کی زندگی کے کچھ حالات اور چند پہلو ازدیادِ ایمان اور تحدیثِ نعمت کے طور پر پیشِ خدمت ہیں۔

حضرت اباجان مرحوم رح ہندوستان کے ایک نہایت معزز خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ اس خاندان کی برصغیر ہندوپاک میں ہمیشہ عزت کی جاتی تھی اور کی جاتی ہے آج بھی پاکستان میں ہر سال ۴ جنوری کو "یومِ جوہر" بڑی شان سے منایا جاتا ہے۔ آپ کے والدِ بزرگوار حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہر رض اپنے گھر میں سب سے بڑے لڑکے تھے۔ دو بھائی نوعمری میں فوت ہو گئے اور دیگر دو برادران تحریکِ خلافت کے بانی کہلاتے ہیں اور عُرفِ عام میں "علی برادران" کے نام سے موسوم ہیں۔

ان تمام بھائیوں میں سے نعمتِ احمدیت صرف حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہر رض کے حصہ میں آئی۔ —— ایک مرتبہ ایک کانگریسی لیڈر نے آپ سے پُوچھا کہ آپ کے چھوٹے بھائیوں محمد علی جوہر اور شوکت علی نے تو وطن کی آزادی کے لئے جدوجہد کی۔ آپ نے ایسا کیوں نہ کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا:۔

"ساری دنیا شیطان کی غلامی میں پھنسی ہے اور ساری دنیا کو اس غلامی سے آزاد کرانا ہندوستان کی آزادی سے بڑا کام ہے۔ اس لئے میں اس تحریک میں شامل ہوں اور اس کا سپاہی ہوں جس تحریک کا یہی مقصد ہے یعنی تحریکِ احمدیت۔"

(الفضل ۱۳ تا ۱۷ مارچ ۱۹۵۴ء)

چنانچہ حضرت داداجان مرحوم رض نے ساری دنیا کے جاہ و جلال کو خیرباد کہہ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دامن تھاما اور ۱۹۰۰ء میں حضور علیہ السلام کی مایۂ ناز تصنیف ازالہ اوہام کے مطالعہ سے متاثر ہو کر حضورؑ کو ایک خط لکھا جس کا مفہوم یہ تھا کہ خاکسار اپنے آپ کو اس قابل نہیں پاتا کہ آپ کی پاک جماعت میں شامل ہو سکوں۔ اس غرض کے لئے حضور سے عاجزانہ دُعا کا ملتجی ہوں۔ اسی خط کے جواب میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "آپ کی بیعت قبول ہوئی۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔"

اس طور پر ہمارا خاندان احمدیت سے روشناس ہُوا۔ حضرت دادی جان رض کو بھی حضور علیہ السلام کی بیعت کا شرف حاصل ہُوا۔ حضرت دادی جان کے بطن سے تین بچے پیدا ہوئے۔ سب سے بڑے ہمارے تایا پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ربوہ۔ اس کے بعد ہماری پھوپھی محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خلیل احمد صاحب مونگھیری مرحوم ناظر تعلیم و تربیت قادیان اور سب سے چھوٹے حضرت اباجان رح تھے۔

آپ ۲۵ نومبر ۱۹۱۱ء بمقام رامپور پیدا ہوئے۔ ابھی چند برس کے ہی تھے کہ دادی جان مرحومہ رض انہیں اپنے ہمراہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کے پاس بغرض ملاقات لے گئیں۔ اور عرض کی، حضور یہ میرا چھوٹا بیٹا ہے اور مجھے بہت عزیز ہے۔ میں اسے وقف کرنا چاہتی ہوں۔ آپ دُعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس کو توفیق دے آمین۔

اس طور پر آپ کی پرورش کی بنیادی اینٹ ہی مستقبل کی نیک خواہشات اور وقفِ زندگی کے عظیم تصور پر رکھی گئی۔ حضرت اباجان رح نے مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان ۱۹۳۲ء میں پاس کیا اور علم منطق میں نمایاں خصوصیت حاصل کی۔ آپکے بچپن کے ساتھیوں میں اور دوستوں میں آپ کی خوش نصیبی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح بھی آپکے رفیقِ کار اور قریبی دوست رہے۔ آپ کو کھیلوں سے بہت رغبت تھی۔ چنانچہ فٹ بال۔ ہاکی اور میرو ڈبہ میں خوب مہارت حاصل تھی۔ ہاکی کے ٹیم کیپٹن اور میرو ڈبہ کے چیمپئن رہے۔ قادیان کے قریب کے تالابوں میں تیراکی سیکھی۔ اباجان مرحوم کو تعلیم سے خاص دلچسپی تھی اور خوب حافظہ پایا تھا۔ بے شمار احادیث، عربی نظمیں اور منطق کے دقیق اصول اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چیدہ چیدہ صفحات ازبر یاد تھے۔ اکثر ہوسٹل میں باہر سے اپنا کمرہ بند کر کے مصروفِ مطالعہ رہتے۔ تاکہ دوسرے طلباء آپ کا وقت ضائع نہ کر سکیں صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح کو اس راز کا علم تھا۔ اور آپ کبھی کبھی کسی خصوصی میچ کی دعوت دینے تشریف لاتے تھے۔ اور اباجان اپنے عزیز دوست کے کہنے پر میچ کھیلنے چلے جاتے تھے۔

مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے کے بعد آپ کو ایک نہایت اعلیٰ ملازمت بحیثیت نائب ناظم تعلیمات حکومتِ پنجاب مولانا محمد علی جوہر کی سفارش کے نتیجہ میں مل گئی اور اس زمانے میں آپ کی تنخواہ ۱۱۰ روپے ماہوار مقرر ہوئی جو کہ اس زمانہ میں درجۂ اوّل کے افسران کو ملا کرتی تھی۔ اس ملازمت کے شروع ہونے پر حضرت اباجان رح نے اپنے والدِ بزرگوار کو خط لکھا اور اس میں اپنی نمایاں کامیابی اور نئی ملازمت ملنے کی خوشخبری دی۔

اس پر حضرت داداجان مرحوم رض نے جواباً تحریر فرمایا:۔

"میں نے اپنے بچوں کو صرف اس لئے نہیں پڑھایا کہ وہ دُنیا کمائیں۔ کسی ایک کو دین بھی کمانا چاہیئے۔ نیز آخر میں لکھا ؎

جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے۔"

حضرت اباجان نے یہ خط موصول ہوتے ہی یہ فیصلہ کر لیا کہ زندگی وقف کرنی ہے چنانچہ اگلے دن ہی اپنی ملازمت پر پہنچ کر استعفیٰ دیدیا۔ وہاں کے افسران نے بہت سمجھایا اور خیال کیا کہ جوانی کا عالم ہے اس لئے کہیں لاابالی فیصلہ نہ کر لیا ہو۔ مگر اباجان مرحوم نے نہایت سوچ سمجھ کر یہ راہ خدا اپنے لئے تجویز کی اور اپنے افسر کو جواب میں فرمایا کہ میں نے اپنے والد کو ہمیشہ تہجد پڑھتے پڑھتے دیکھا ہے اور انہوں نے مجھ سے ایک خواہش کی ہے اور میں اس کا احترام کرنا چاہتا ہوں تاکہ میں اُن کی شبانہ ادعیہ کا وارث بن سکوں۔ چنانچہ اس فیصلہ کے مطابق آپ نے ۱۱۰ روپے ماہوار کی نوکری کو لات مار کر ۱۵ روپے ماہوار پر خدا تعالیٰ کے سلسلہ کی نوکری قبول کر لی۔ اور اس بات پر فخر کیا کر اصل عزت وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔

سب سے پہلے آپ یوپی کے علاقہ میں بطور مبلغ مقرر ہوئے اور آپ کا صدر مقام لکھنؤ قرار پایا۔ ۱۹۳۸ء میں آپ کی شادی محترم محمد حسین خان صاحب مرحوم کی صاحبزادی محترمہ صدر سلطانہ صاحبہ کے ساتھ عمل میں آئی۔ یہ شادی بھی حضرت ناناجان مرحوم کے رویا کے مطابق عمل میں آئی۔ ازدواجی زندگی کا آغاز نہایت تنگی میں ہُوا۔ اور شروع انہی ایام میں ایسے حالات پیدا ہوئے کہ عرصہ چھ ماہ تک مبلغین کے مشاہرے بند ہو گئے۔ یہ دور مالی اعتبار سے بہت مشکل دور تھا۔ نئی نویلی دلہن بیاہ کر لائے ہیں اور عالم یہ ہے کہ دونوں میاں بیوی پتھر کی ایک سِل رکھ کر بیٹھ کر چٹنی سے روٹی کھاتے

اور ہفتہ میں ایک دو بار آگ جلتی تھی تاکہ چند دنوں کی روٹیاں ایک دم پک جائیں۔ آفریں اس جوڑے پر کہ ان ایام میں حرفِ شکایت تو کجا! انتہائی صبر و استقلال اور کمال خاموشی کے ساتھ یہ وقت گزارا۔ اور کسی کے آگے دستِ سوال دراز نہ کیا۔ ان حالات کو خاکسار مشکلات کا دور تو کہہ رہا ہے لیکن حضرت اباجان نے تو ہمیشہ یہ فرمایا کہ یہ تجربات ایک واقف زندگی کے ایمان کی پختگی کا باعث ہوتے ہیں۔

ابھی تبلیغی دور کا آغاز ہی ہوا تھا کہ ایک دفعہ کچھ دقیق دینی مسائل کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے استفسار کیا اور اپنی کم علمی کے نتیجہ میں کچھ جھجک کا مظاہرہ کیا۔ اس پر حضور اقدس رضی اللہ عنہ نے آپ کو یہ ارشاد فرمایا کہ آپ فوری طور پر یو پی اور دیوبند اور ندوۃ العلماء کے تمام اکابر علماء کو تبلیغ احمدیت کی مہم شروع کر دیں اور کوئی ایسا عالم نہ رہے جس کو آپ نے احمدیت کا پیغام نہ پہنچایا ہو۔ چنانچہ اس ہدایت کے مطابق اس وقت کے چوٹی کے علماء سے خوب مذاکرات ہوئے۔ طویل مناظرات اور مباحثات کے بے شمار مواقع ملے۔ آفریں ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے اس نہایت خوبصورت طریق تربیت پر کہ خود جوابات دینے کی بجائے ٹھیٹھ علمی ماحول کی مخالفانہ چالبازیوں کے مقابلہ میں براہِ راست ٹکر لینے کے لئے بھیج دیا۔ اور ساتھ ہی آپ کے لئے دعاؤں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اس عین امتزاج دعا اور دوا کا نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت اباجان مرحوم کے علم میں بے حد اضافہ کے ساتھ ساتھ آپ کو فنِ گفتگو میں خوب مہارت حاصل ہو گئی اور تبلیغی میدان میں اگر ایک زمانے میں یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ کسی کو خاطر خواہ جواب نہ دے سکے تو اس قدر پریشان ہو گئے کہ ساری رات دعا میں صرف کر دی تو اب اس شاندار تربیت کے نتیجہ میں تبلیغ کے دوران نہ صرف جرأت اور خود اعتمادی پیدا ہو گئی بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب مقدسہ کے طفیل ایک لطیف علم کلام اور فصاحت عطا ہوئی کہ ہر محفل میں آپ ایک خاص اثر چھوڑتے تھے۔ اور آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وہ شعلہ بیان مقرر ثابت ہوئے جن کی پیاری اور سحر کن آواز آج بھی ہزاروں احمدیوں کے کانوں میں گونج رہی ہے۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع نے امی جان سے تعزیت کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ حضرت مولانا صاحب کو گفتگو کا خاص ملکہ تھا بالخصوص نوجوانوں اور طلباء کو خوب متاثر فرماتے تھے۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے حضرت اباجان کو بے حد عشق تھا بے شمار تحریرات کے حصص اور چیدہ چیدہ اقتباسات زبانی یاد تھیں اور گفتگو کے دوران ان کے استعمال سے ایک نہایت دلکش اثر پیدا ہوتا تھا۔ مطالعہ سے بے حد دلچسپی تھی اور اکثر و بیشتر گھر میں محو مطالعہ رہتے۔ آپ کو تین خلفائے کرام کی معیت خاص اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی براہِ راست تربیت حاصل رہی اس نے آپ کی خداداد صلاحیتوں کو خوب ہی چار چاند لگا دیئے اور آپ کے طرزِ گفتگو میں خوب ہی تاثیر خدا تعالیٰ نے عطا فرما دی۔ گفتگو میں ایک اور دلکش پہلو آپ کی مسکراہٹ تھی جو نہایت مخصوص تھی۔ محترم محمد شفیع خان صاحب نجیب آبادی نے اپنی ایک نظم میں لکھا ہے ؎

ہلکا ہلکا سا تبسم درمیانِ گفتگو
آپ کر لیتے تھے جس سے ہر مخاطب کو شکار

ان ایام میں یو پی کے تمام حلقوں میں آپ نے ان گنت مناظرات اور تقاریر کیں۔ بازاروں میں گلیوں میں مساجد میں گھریلو محافل میں تقریباً ہر ہر جگہ پیغام حق خوب خوب پہنچایا۔ آپ کو تبلیغ کا شوق انتہاء درجہ پر تھا۔ کوئی موقعہ تبلیغ حق کا ہرگز ضائع ہونے نہ دیا۔ انہی دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی قبولیت دعا کا ایک نشان ظاہر ہوا جو یقیناً قارئین کے ازدیاد ایمان کا باعث ہوگا۔

۱۹۳۹ء میں خاکسار کی والدہ محترمہ سخت بیمار ہو گئیں اور غلط علاج کے نتیجہ میں ان کو تیز بخار ہو گیا اور حالت نازک ہو گئی۔ بخار ۱۰۸ درجہ تک پہنچ گیا جہاں زندگی موت سے ٹکراتی ہے اور مریض کا اس حالت میں زندہ رہنا نا ممکن ہو جاتا ہے۔ حضرت اباجان رضی اللہ عنہ نے اس صورت حال کی بنا پر حضور اقدس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تار دیا۔ لیکن فرق نہ پڑا۔ گھبرا کر ایک اور تار دیا۔ مگر صورتحال میں کوئی افاقہ نہ ہوا۔ اس وقت حضرت اباجان نے ایک نرس کو امی جان کے پاس مقرر کر کے خود قادیان تشریف لے گئے تاکہ حضور اقدس کی خدمت میں خود حاضر ہو کر دعا کی درخواست کریں۔ اباجان تیزی سے حضور کے پاس ملنے جا رہے کہ اسی عجلت میں آپ کا گھٹنا قصرِ خلافت کے دروازے سے لگا۔ حضور رضی اللہ عنہ باہر دالان میں بیٹھے تھے۔ چنانچہ اس شور پر حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا کون ہے؟ اس پر اباجان نے عرض کی عبد المالک۔ حضور نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا اور اندر ڈرائنگ روم میں اباجان کو لے کر چلے گئے۔ اور اچانک اس طرح آمد کی غرض دریافت کی۔ اباجان نے سارا ماجرا سنا دیا اور امی جان کی بیماری کی تفصیل کے ساتھ یہ بھی عرض کی کہ حضور کی خدمت میں دو تار ارسال کئے تھے۔ لیکن حالت نازک ہونے کی وجہ سے خود ہی حاضر ہو گیا ہوں۔ اس پر حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے جواب دیئے تھے یہ دفتر والوں کی غلطی ہے کہ آپ کو جواب اب تک نہ ملے۔ حضرت اباجان جو کہ خلفاء کرام کے سامنے ادب کی مورت بنے رہتے تھے جرأت کے ساتھ کھڑے ہو کر حضور رضی اللہ عنہ کے بازو کو پکڑ کر عاجزانہ درخواستِ دعا کی۔ اور یہ عرض کی کہ اسی لمحہ دعا فرمائیں۔ حضور اقدس رضی اللہ عنہ نے زیرِ لب دعا کی اور چند لمحات کے بعد اباجان کے بازو پر تھپکی دے کر فرمایا "مولوی صاحب اب آپ کی بیوی کو بخار نہیں ہوگا۔" حضرت اباجان کو اس بشارت کے سنتے ہی بے حد خوشی ہوئی اور واپس تیزی سے روانہ ہونے لگے تو حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری (جو حضور رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بیٹھے تھے) نے اباجان کو روک لیا اور فرمایا میاں! تم نے اس وقت ٹائم نوٹ کیا تھا جب یہ فقرات حضور رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے ادا ہوئے۔ اباجان نے عرض کی "نہیں۔" اس پر فرمانے لگے کہ میں نے وقت دیکھا تھا جب یہ بشارت آپ کو ملی تھی اس وقت نو بجنے میں دس منٹ باقی تھے آپ واپس جائیں تو آپ کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ ٹھیک اسی وقت آپ کی بیوی کا بخار نارمل پر آ گیا ہوگا۔ چنانچہ حضرت اباجان واپس فیروزپور آئے اور سیدھے امی جان کے پاس جانے کی بجائے اس ہسپتال کی لیڈی ڈاکٹر کے پاس چلے گئے اور اس موقعہ کو بھی مردِ خدا نے تبلیغ کا ذریعہ بنا لیا۔ اس ڈاکٹر کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ میری بیوی کو رخصت دے دیں۔ اس نے کہا کہ آپ کو علم ہے کہ آپ کی بیوی کو تیز بخار ہے اور اس حالت میں ہم ان کو رخصت نہیں دے سکتے اس پر اباجان نے فرمایا کہ بائیبل میں لکھا ہے کہ اگر مسیح علیہ السلام کے ماننے والوں میں رتی کے برابر ایمان ہو تو وہ اگر پہاڑوں کو کہیں کہ وہ اپنی جگہ سے ہل جائیں۔ تو پہاڑ اپنی جگہ سے ہل جائیں گے۔

میں اس مسیحی نفس وجود کے پاس سے آ رہا ہوں جس کے بارے میں یہ بشارت ہے کہ وہ اپنے مسیحی نفس سے بہتوں کو بیماریوں سے نجات دے گا۔ مجھے اس نے بشارت دی ہے کہ میری بیوی کو اب بخار نہیں ہوگا اور پورا واقعہ سنایا۔ چنانچہ وہ لیڈی ڈاکٹر اباجان کے ہمراہ امی جان کے کمرے میں آئی۔ اور بخار کا چارٹ دیکھا گیا تو پتہ چلا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے الفاظ کو لفظ بہ لفظ پورا فرمایا اور بخار نارمل پر آنے کا وقت ۹ بج کر ۵۰ منٹ تھا۔ اور یہی فقرات حضور رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے جاری ہوئے الحمد للہ

اس عظیم الشان معجزہ کو دیکھ کر وہ ڈاکٹر کہنے لگی کہ یہ خوب ہوا اور کہنے لگی کہ خدا نے آپ کے امام کی دعا سن لی۔ یہ واقعہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے اس شعر کی جیتی جاگتی تصویر ہے ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

(باقی)

ایک حیرت انگیز مثال (بقیہ صفحہ ۸)

(بقیہ صفحہ ۸)

اس عبارت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل دو اشعار بھی نقل کئے گئے ہیں ؎

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترک رضائے خویش پئے مرضی خدا
جو مر گئے انہی کے نصیبوں میں ہے حیات
اس راہ میں زندگی نہیں ملتی بجز ممات

پس یہ ایک حیرتناک انکشاف ہے کہ ایک طرف حکومت پاکستان جماعت احمدیہ کے لٹریچر پر پابندی لگا کر روک پیدا کر رہی ہے۔ اور دوسری طرف ان کے جید علماء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف سے اپنی تصانیف کو مزین کرنے کے لئے صفحات کے صفحات نقل کر رہے ہیں —!

فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَار

٭　٭　٭　٭

مکرم منظور احمد صاحب سوز مرحوم کا ذکر خیر

از مکرم الحاج محمد ظفر عالم صاحب کانپوری

۱۲ اور ۱۳ ؍ اگست سنہ ۸۶ء کی درمیانی شب کو صدر انجمن احمدیہ کے مطابق رکن کرنٹ برنا کی "داس لیبن" ثانی کتاب کے اُردو مترجم اور متعدد ادبی و تحقیقی مضامین کے مصنف محترم منظور احمد خانصاحب سوز کی اندوہناک وفات نے ایک بار پھر اس حقیقت کی توثیق کر دی کہ اس دُنیا میں یقینی صرف "موت" ہے۔ جو ایک ایسی اٹل تقدیر الٰہی ہے جس میں ایک تا نیئے کی بھی تقدیم و تاخیر نہیں ہو سکتی۔ ابھی کتنے دن ہوئے تھے؟ کوئی مہینہ بھی نہ گذرا ہوگا کہ موصوف قادیان سے کانپور تشریف لائے تھے۔ یہ کوئی نئی بات نہ تھی ادھر آپ کئی بار کانپور آئے اور اکثر آ آ کر کئی مہینہ رہے۔ لیکن مولانا حسرت موہانی کے اس شعر کے مصداق ؎

نہ چھوٹا در یار حسرت نہ چھوٹا
بہت ہم نے چاہا بنیں کانپوری

آپ پھر قادیان دارالامان واپس تشریف لے جاتے رہے۔

راقم الحروف سے اِس درجہ محبت رکھتے تھے اور چاہتے تھے کہ ہر وقت ان کے پاس ہی بیٹھا رہے اگر کسی وجہ سے خاکسار نہ پہنچ پاتا تو سخت مایوسی کا اظہار کرتے اور پھر وعدہ لے لیتے کہ دوبارہ کب اور کس وقت آؤ گے کشادہ پیشانی، شلاقی آنکھیں، لب و لہجہ میں متانت متناسب مگر قوی خد و خال والا جسم، اچھا پہننے۔ اچھا کھانے اور اچھا ہی سوچنے کے عادی ـــ یہ تھے ہمارے منظور بھائی جنہیں دُنیائے احمدیت سوز صاحب کے نام سے جانتی ہے۔ آپ انتہائی سادہ منکسر المزاج۔ شائستہ اخلاق اور بارُعب شخصیت کے ساتھ ساتھ صاف شفاف دِل رکھتے تھے۔ آپ سے ملنے اور گفتگو کرنے کے بعد ہر کوئی بخوبی اندازہ کر سکتا تھا کہ یہ شخص نہ تو نام و نمود کا طالب ہے اور نہ شہرت کا خواہش مند ہاں اخلاق اور پیار کا بھوکا ضرور ہے۔ کم گو۔ نرم خو۔ نرم دل۔ روشن خیال۔ منکسار اور بڑے ہی مہمان نواز۔ مہمان نوازی کے سلسلہ میں عرض کرتا چلوں کہ جلسہ سالانہ کے ایام نہایں بھولتے ہم نے بھی قسم کھائی ہوتی تھی کہ ٹھیریں گے تو منظور بھائی کے یہاں ہی ٹھیریں گے کیونکہ میرے ہمزلف بھی تھے تو ان دنوں کے لیے خاص طور سے پہلے سے ہی مسیح پاک کے مہمانوں کے لیے تمام انتظامات بڑے اہتمام لگن اور خوش اسلوبی سے مکمل کر لیے جاتے تھے اور ایک جم غفیر تمام رشتے ناطے داروں کا آپ کے یہاں رہتا تھا۔ تِل دھرنے کی جگہ نہ رہتی تھی مگر کیا مجال جو پیشانی پر شکن آجائے یا خاطر مدارات میں کمی ہو جائے۔

سادہ طبیعت تھی سادہ زندگی تھی سادہ و غیر بیانہ معمولات زیست لیکن فکر بلند اور عزائم مستحکم۔ ہر ایک سے مسکرا کر ملنا۔ ہر ایک کو بے لوث اور مخلصانہ مشورہ دینا۔ ہر ایک کی اپنی بساط سے بڑھ کر خدمت کرنا۔ ہر نووارد کا قیمتی اور حوصلہ افزا مشوروں سے دِل بڑھانا اور بڑی سے بڑی خدمت انجام دے لینے کے بعد بھی اپنے آپ کو نمایاں کرنے سے گریز کرنا۔ پہلی ملاقات میں ہی آدمی یقیناً خوش گوار تاثر لے کر اُٹھتا تھا۔ تصنّع و بناوٹ سے کوسوں دُور صاف اور سیدھی بات کرنے کی عادت، ہر وقت ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ مرحوم و مغفور کی مرنجان مرنج طبیعت کے نمایاں پہلو تھے۔

جہاں تک صاحب فکر و نظر ہونے کا تعلق ہے آپ ایک اچھے مگر خاموش شاعر بھی تھے۔ خاموش اس لئے کہا کہ مشاعروں وغیرہ میں کبھی رونق افروز نہیں ہوئے۔ آپ کی غزلیں اور افسانے رسالہ بیسویں صدی میں اکثر چھپا کرتی تھیں۔ قادیان میں سکونت اختیار کرنے سے پہلے ایک ناول "دانہ" بھی لکھی۔ اخبار بدر میں بھی اکثر آپ کی غزلیں چھپا کرتی تھیں۔ آپ ایک اچھے کاتب بھی تھے۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ سے وفاداری اور سلسلہ کے لئے درد آپ کے دِل میں جاگزیں تھا اور جب کبھی عہدہ آپ کو تفویض کیا گیا آپ نے نہایت دیانتداری کے ساتھ اس کے تقاضوں کو پورا کیا۔ آپ تقریباً ۱۸ سال قادیان میں ناظر تعلیم رہے اس عرصہ میں آپ نے نصرت گرلز اسکول اور تعلیم الاسلام ہائی اسکول دونوں تعلیمی اداروں کو گورنمنٹ سے منظور کرایا۔ قادیان میں نصرت گرلز کالج کے قیام کے بعد کچھ عرصہ آپ اس میں لیکچرار بھی رہے وکیل المال تحریک جدید کے عہدے پر بھی آپ نے نمایاں خدمات انجام دیں۔ آپ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔

اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ قادیان کا سفر اور خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ دس یا گیارہ سال کی عمر میں حضورؓ کا دیدار کیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ چودھویں کا چاند اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ نکلا ہوا ہے اور اپنی کرنوں سے ہماری آنکھوں کو خیرہ کر رہا ہے اور ایک سحر بیان تا حد نظر مجمع پر اپنا جادو چلا رہا ہے۔ اتنا بڑا مجمع حالت در جاء نہ کبھی دیکھا اور شاید نہ کبھی دیکھنے میں آئے۔ اتنی سمجھ نہ تھی کہ حضورؓ کیا فرما رہے ہیں مگر اتنی حس ضرور تھی کہ بے بہا موتیوں کا خزانہ لُٹایا جا رہا ہے۔ اور ہر شخص خاموشی سے اپنا دامن بھرنے میں لگا ہوا ہے۔ یہ ایک جلسہ سالانہ کا منظر تھا جو زندگی کی نہایت عمیق گہرائیوں میں کندہ ہو کر ہمیشہ ہمیش کی یادگار بن کر رہ گیا۔

اپنے خاندانی حالات اکثر خود بتلایا کرتے تھے کہ محترم دادا جان مرحوم عبد اللہ خاں صاحب سے احمدیت ورثہ میں ملی تھی جو کرہل کے پاس سرکاری اسکول میں معلم کی حیثیت سے کام کیا کرتے تھے۔ احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے مخالفت تو تھی ہی کسی مقدمہ میں جھوٹی گواہی نہ دینے کی وجہ سے لوگوں نے انہیں زہر دیدیا تھا۔ انتقال کے وقت آپ کے دادا نے یہ کہا تھا کہ مومن کی اولاد تباہ نہیں ہوتی۔ شاید یہ اسی قربانی کا نتیجہ تھا کہ کرہل جیسی گمنام بستی سے نکل کر وہ قادیان جیسی بابرکت بستی میں پہنچ گئے۔ آپ کے والد صاحب کم عمری میں ہی یتیم ہو گئے تھے لیکن دادا مرحوم کی دُعاؤں کے طفیل بڑے ہو کر کرہل کے راجہ کے یہاں کارندے ہو گئے اور کرہل تحصیل میں وثیقہ نویس بھی تھے۔ اور کرہل کے با اثر اور معتبر لوگوں میں شمار ہوتا تھا۔ بڑے ہی مخلص احمدی تھے۔ کئی بھائی بہنوں کے انتقال کے بعد منظور بھائی پیدا ہوئے کرہل میں اچھی تعلیم کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے ۲½ سال کی عمر سے ہی والدہ صاحبہ نے اپنے دادا گلاب خاں صاحب پوسٹ ماسٹر مین پوری کے یہاں بھیج دیا۔

میٹرک مشن اسکول مین پوری سے کیا۔ اور اسلامیہ انٹر کالج اٹاوہ سے انٹر پاس کرنے کے بعد سینٹ جونس کالج آگرہ سے بی اے کیا اور پھر جغرافیہ میں ایم اے کرنے کے لئے علیگڑھ بھیجا گیا۔ مگر داخلہ نہ مل سکا تو پھر سینٹ جونس کالج آگرہ سے ایم اے اکنامکس میں کیا اور جیٹرہ ٹیلن کرنے کی ٹریننگ بھی لی۔ ایٹچی کا کارخانہ بھی کیا مگر پارٹنر نے دھوکا دیا اور بے ایمانی کر لی۔ اس بے ایمانی سے بد دِل ہو کر اس کام کو بھی چھوڑ دیا۔ تلاش معاش کے لئے مختلف جگہوں پر درخواستیں بھیجیں اس دوران ایک جگہ سے P.C.S کا کال بھی آگیا مگر آپ کے والد صاحب چونکہ پہلے سے ہی محترم حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحبؓ امیر جماعت احمدیہ قادیان سے خط و کتابت کر رہے تھے اس لئے حضرت مولوی صاحبؓ نے قادیان بلا بھیجا جس پر والد صاحب نے آپ کو تحریک کی کہ سرکاری نوکری نہ کر کے احمدیت اور سلسلہ کی خدمت کرو۔ چنانچہ آپ اس کے لئے بخوشی آمادہ ہو گئے یہ تھی قادیان دارالامان تک رسائی کی مختصر داستان۔

قادیان دارالامان پہنچتے ہی والد صاحب کے دماغی طور پر مفلوج ہو جانے سے قادیان کی قلیل تنخواہ میں اپنی والدہ صاحبہ ایک بھائی اور چار بہنوں کی دیکھ بھال اور پرورش میں صبر قربانی اور عزت نفس کا جو

نمونہ دکھایا وہ یقیناً آج کے دور میں نوجوانوں کے لئے ایک زندہ نمونہ ہے۔

وہ رات تو ہمارے لئے یقیناً بہت بھاری تھی مگر ہمیں کیا علم تھا کہ اس میں کیا راز مضمر ہے۔ ہم تو صرف اتنا جانتے تھے کہ کلمۂ طیبہ اور درود شریف کا ورد کرتے ہوئے ہم ایک میّت دفن کرنے کیلئے جا رہے ہیں اور جس طرح معصوم چڑیوں پر بہلیا کمند پھینک کر جال میں پھانس لیتا ہے۔ ہم لوگوں کو بھی خوب خوب پریشان کیا گیا اور جب قبر کے پاس پہنچے تو دیکھا قبر بند کر دی گئی ہے اور فتویٰ دو قاضی شہر کانپور کا ہم لوگوں کے ہاتھ میں دیدیا گیا کہ یہ میّت یہاں دفن نہیں ہو سکتی۔ پھر تو وہ طوفان بدتمیزی مچا اور میّت کو اس جگہ دفن نہیں کرنے دیا گیا اور گالیوں دھمکیوں کا سلسلہ شروع ہوا جو اب تک جاری ہے۔ آئندہ خدا مالک ہے۔ لیکن ہر شریف النفس اور غیرت مند غیر جانبدار کیا ہندو کیا مسلمان کا دل دہل دہل گیا کہ جو کچھ اس معصوم اور بے گناہ جماعت اور اس قابل رحم میّت کے ساتھ کیا گیا بہت بیجا ہے کیا خدا اس کا بدلہ نہیں لے گا ضرور لے گا اور یہ ذلت بتائے گا۔

میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ کے ساتھ اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ جس میں نصیحت بھی ہے اور پیشگوئی بھی۔ حضور فرماتے ہیں :۔

”اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا۔ یاد رکھو اگر تم اللہ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔“

(ملفوظات بدر ۱۴ر جولائی ۱۹۰۸ء)

قارئین سے استدعا ہے کہ اپنی مخصوص دعاؤں میں منظور رضا کے ساتھ اس ناچیز کو بھی یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے انہیں بلند تر درجات سے نوازے اور پسماندگان مرحوم کی جدائی کے صدمہ کو مومنانہ صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایک اور حیرت انگیز انکشاف

از مکرم مولوی محمد سعادت اللہ صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ ناگپور

اس عنوان کے تحت ایک مختصر کتابچہ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے تحریر فرمایا ہے جس میں آپ نے مکرم مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی کتاب ”احکام الاسلام“ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کے صفحات خفیف تحریف کے ساتھ اپنی کتاب کی زینت بنا لئے ہیں۔ خاکسار ان حوالوں کے ساتھ مزید تین حوالے پیش کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سورہ جمعہ کے پہلے رکوع میں خبر دی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے طفیل آخرین جہاں ربانی نشانوں کا مشاہدہ کریں گے تزکیہ نفوس کا سامان ہوگا اور تعلیم کتاب کی برکات پائیں گے وہاں کتاب اللہ کی حکمت اور فلسفہ بھی اُن پر کھولا جائے گا اور بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پیدا کردہ عظیم الشان لٹریچر ان سب پہلوؤں پر مشتمل اور حاوی ہے۔ خصوصاً اسلامی عقائد و نظریات اور فقہی مسائل و مضامین اور دیگر تعلیمات اور اصولوں کی فلاسفی اور حکمت جس حکیمانہ شان سے اُجاگر کی گئی اس کی کوئی نظیر نہیں۔ حضور نے اپنے مخصوص انداز بیان سے تمام اسلامی مسائل کو لیے آسان مگر پُر شوکت طریق پر جلا دیا کہ شریعت اسلامیہ کا مغز اور اس کی حقیقت و عظمت دل پر نقش ہو جاتی ہے اور زبان پر محسن اعظم فخر موجودات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے درود جاری ہو جاتا ہے کہ بورکۃ من علّم و تعلّم ”صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علّم و تعلّم“

(ایک حیرت انگیز انکشاف صفحہ ۱ تا ۲)

جو راز دین تھے بھاری اس نے بتا دیئے سارے
دولت کا دینے والا فرمانروا یہی ہے
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

حضرت اقدس کے بلند پایہ لٹریچر کو حق تعالیٰ نے ایسی مقبولیت بخشی ہے کہ مختلف مکاتب فکر کے چوٹی کے دینی راہنماؤں اور پیشواؤں نے اس سے بھرپور استفادہ کر کے عملی طور پر اس کی فوقیت اور برتری کا اعتراف کیا ہے جس کی ایک حیرت انگیز مثال مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی کتاب ”احکام اسلام عقل کی نظر میں“ ہے۔

(ایک حیرت انگیز مثال صفحہ ۶)

خاکسار سب سے پہلے ان حوالہ جات کے صفحات بتاتا ہے۔ جو مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے تحریر فرمائے ہیں۔

(۱) کشتی نوح صفحہ ۶۳ تا ۶۵ طبع اول ۱۹۰۲ء
یہ سارا اقتباس احکام اسلام صفحہ ۹ تا ۱۵ درج ہے۔

(۲) نسیم دعوت صفحہ ۷۱ تا ۷۲ طبع اول ۱۹۰۳ء
یہ سارا اقتباس احکام اسلام صفحہ ۲۲۳ تا صفحہ ۲۲۹ درج ہے۔

(۳) اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۲۹ طبع اول ۱۸۹۶ء۔ اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۲ تا ۳ طبع اول ۱۸۹۶ء۔
یہ سارا اقتباس احکام اسلام صفحہ ۲۰۰
" " " صفحہ ۱۶۶ تا ۱۶۹

(۴) آریہ دھرم صفحہ ۱۹ طبع اول ۱۸۹۵ء
" " صفحہ ۳۲ تا ۳۳
احکام اسلام ..... صفحہ ۱۳۶ تا ۱۳۷، صفحہ ۱۵۸ تا ۱۵۹

(۵) برکات الدعا صفحہ ۱۱ تا ۱۲ ۔ صفحہ ۵ تا ۸
احکام اسلام ..... صفحہ ۸۴ تا ۸۵

(۶) قبور سے تعلق ارواح رجوع کہ الحکم جلد نمبر ۳ صفحہ ۳ تا ۴ پرچہ ۲۳ جنوری ۱۸۹۹ء

ان حوالہ جات کے علاوہ خاکسار مزید تین حوالے پیش کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ صفحہ ۱۰۱ میں تحریر فرماتے ہیں کہ :۔

”مگر اس کے بعد ایک اور تجلی اعلیٰ کا دن ہے جو خدا کی ایک بڑی حکمت نے اس دن کے ظاہر کرنے کا تقاضہ کیا ہے کیونکہ اس نے انسان کو پیدا کیا تاکہ وہ اپنی خالقیت کے ساتھ شناخت کیا جائے اور پھر وہ سب کو ہلاک کرے گا۔ تاکہ وہ اپنی قہاریت کے ساتھ شناخت کیا جائے اور پھر ایک دن سب کو کامل زندگی بخش کر ایک میدان میں جمع کرے گا تاکہ وہ اپنی قادریت کے ساتھ پہچانا جائے۔“

یہ اقتباس مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کی کتاب احکام اسلام صفحہ ۲۶۱ میں موجود ہے۔ اسی طرح ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ صفحہ ۱۲۴ تا ۱۲۵

فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین یعنی کوئی نفس نیکی کرنے والا نہیں جانتا کہ وہ کیا کیا نعمتیں ہیں جو اس کیلئے مخفی ہیں یہ تو ظاہر ہے کہ دنیا کی نعمتیں ہم پر مخفی نہیں ہیں اور دودھ اور انار انگور وغیرہ کو جانتے ہیں اور ہمیشہ یہ چیزیں کھاتے ہیں سو اس سے معلوم ہوا کہ وہ چیزیں اور ہیں اور ان کو ان چیزوں سے صرف نام کا اشتراک ہے پس جس نے بہشت کو دنیا کی چیزوں کا مجموعہ سمجھا اس نے قرآن شریف کا ایک حرف بھی نہیں سمجھا۔

اس آیت کی شرح میں جو ابھی میں نے ذکر کی ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بہشت اور اس کی نعمتیں وہ چیزیں ہیں جو نہ کبھی کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ دلوں میں کبھی گذریں حالانکہ ہم دنیا کی نعمتوں کو آنکھ سے بھی دیکھتے ہیں۔ اور کانوں سے بھی سنتے ہیں اور دل میں بھی وہ نعمتیں گذرتی ہیں پس جب کہ خدا اور اس کا رسول ان چیزوں کو ایک نرالی چیزیں بتلاتا ہے تو ہم قرآن سے دور جا پڑتے ہیں اگر یہ گمان کریں کہ بہشت میں بھی دنیا کا ہی دودھ ہوگا جو گائیوں اور بھینسوں سے دوہا جاتا ہے گویا دودھ دینے والے جانوروں کے وہاں ریوڑ کے ریوڑ موجود ہوں گے اور درختوں پر شہد کی مکھیوں نے بہت سے چھتے لگائے ہوئے ہوں گے اور فرشتے تلاش کر کے وہ شہد نکالیں گے اور نہروں میں ڈالیں گے کیا ایسے خیالات اس تعلیم سے کچھ مناسبت رکھتے ہیں جس میں یہ آیتیں موجود ہیں دنیا نے ان چیزوں کو کبھی نہیں دیکھا۔“

یہ اقتباس احکام اسلام صفحہ ۲۷۷ تا ۲۷۸ میں درج ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۲۵۸ پر فرمایا ہے:۔

”سو ان تمام دلائل سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ روح کے اعمال کا صادر ہونے کیلئے اسلامی اصول کی رو سے جسم کی رفاقت روح کے ساتھ دائمی ہے گو موت کے بعد یہ فانی جسم روح سے الگ ہو جاتا ہے مگر عالم برزخ میں مستعار طور پر ہر ایک روح کو کسی قدر اپنے اعمال کا مزہ چکھنے کے لئے جسم ملتا ہے وہ جسم اس جسم کی قسم میں سے نہیں ہوتا بلکہ ایک نور سے یا ایک تاریکی سے جیسا کہ اعمال کی صورت ہو جسم تیار ہوتا ہے گویا کہ اس عالم میں انسان کی عملی حالتیں جسم کا کام دیتی ہیں۔.... اگرچہ یہ راز ایک نہایت دقیق راز ہے مگر غیر معقول نہیں انسان کامل اسی زندگی میں ایک نورانی وجود اس کیفیت جسم کے علاوہ پا سکتا ہے۔ اور عالم مکاشفات میں اس کی بہت شہادتیں ہیں..... لیکن جن کو عالم مکاشفات میں سے کچھ حصہ ہے وہ اس قسم کے جسم کو جو عمل سے تیار ہوتا ہے

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ... پر)

یکم اکتوبر تا ۷؍ اکتوبر ۱۹۸۸ء ہفتہ تحریک جدید منائیں

جملہ عہدیداران مبلغین و معلمین جماعت ہائے احمدیہ بھارت بمعاونت مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ یکم اکتوبر ۱۹۸۸ء تا ۷؍ اکتوبر ۱۹۸۸ء ہفتہ تحریک جدید مندرجہ ذیل طریق سے منائیں۔ اور ۱۵؍ اکتوبر ۱۹۸۸ء تک اس کی رپورٹ دفتر تحریک جدید قادیان کو بھجوائیں۔ تاکہ حضور انور کی خدمت میں بغرض دعا بھجوائی جا سکیں۔

(۱) جلسہ کر کے احباب، خواتین و بچگان پر تحریک جدید کا پس منظر، مطالبات اور اہمیت واضح کریں۔

(۲) تحریک جدید کا سال رواں اکتوبر ۱۹۸۸ء میں ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے بقایا وعدہ جات چندہ تحریک جدید اس سے پہلے پہلے وصول کریں۔ نیز حضور انور کے ارشاد کے مطابق چندہ تحریک جدید نمایاں اضافہ سے وصول کیا جائے۔

(۳) اگر کوئی ایسے افراد اور خواتین اور بچے ہوں جو ابھی تک چندہ تحریک جدید ادا نہیں کر رہے ہیں ان سے بھی حسب توفیق چندہ وصول کیا جائے اور انہیں بھی تحریک جدید میں شامل کیا جائے۔

(۴) ہر احمدی اپنے فوت شدہ بزرگوں کی طرف سے چندہ تحریک جدید ادا کرے۔ لاوارث فوت شدہ مجاہدین تحریک جدید کا چندہ حضور انور خود ادا فرماتے ہیں۔

تحریک جدید کا ایک ایک لفظ قرآن کریم اور ایک ایک حکم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے ثابت ہے۔

تحریک جدید عالمگیر فتح اسلام کے لئے عظیم الشان جہاد کبیر ہے اور چندہ تحریک جدید صدقہ جاریہ ہے۔ کیونکہ اس سے دنیا کے تمام ملکوں میں تبلیغ اسلام، مساجد کی تعمیر، دنیا کے مختلف ملکوں کی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت کا نہ ختم ہونے والا کام ہوتا ہے۔ اور تحریک جدید کے ہر مجاہد کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک مجاہدین تحریک جدید کی قربانیوں کے نتیجہ میں ۱۱۷ ملکوں میں احمدی پائے جاتے ہیں۔ اور تبلیغ و اشاعت کا کام ہو رہا ہے۔ لیکن ابھی بہت کام باقی ہے۔ اور موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ ہم سب اس کے لئے والہانہ دعائیں اور غیر معمولی قربانیاں پیش کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی دعاؤں اور قربانیوں کو قبول فرمائے اور عالمگیر امن بخش فتح اسلام کے دن دکھائے۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید قادیان

خود تلاش کریں

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"جس جس احمدی کے کانوں تک یہ آواز پہنچے وہ تلاش کرے خود کہ میرے والدین یا میرے دادا پڑدادا یا بعض اور بزرگوں نے حصہ لیا تھا کہ نہیں تحریک جدید میں۔ اگر لیا تھا تو پھر اسے زندہ رکھنے کی کوشش کرے۔ اگر کوئی ایسے بزرگ ہوں جن کی اولاد نہ ہو۔ لاوارث مر چکے ہوں خدانخواستہ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ بہرحال تو میری خواہش ہے کہ میں ان کی طرف سے بھی چندہ دوں اور آئندہ بھی میری اولاد کی جو بھی شکل ہو ان کو بھی نصیحت کروں کہ اللہ تعالیٰ ان کے نام زندہ رکھنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید قادیان

مطالبات تحریک جدید

فرمودہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ:-

★ سادہ زندگی بسر کریں ★ امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروائیں ★ دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب تیار کریں ★ تبلیغ بیرون ہند میں حصہ لیں ★ وقف رخصت موسمی میں حصہ لیں ★ نوجوان خدمت دین کے لئے زندگیاں وقف کریں ★ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں ★ صاحب پوزیشن مخالف جلسوں میں لیکچر دیں ★ ریزرو فنڈ پچیس لاکھ روپے قائم کریں ★ پنشنر اصحاب اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کریں ★ طلباء کو تعلیم و تربیت کے لئے مرکز بھیجیں ★ صاحب حیثیت لوگ اپنے بچوں کے مستقبل کے لئے مشورہ طلب کریں۔ ★ بے کار غیر ممالک میں چلے جائیں خود کمائیں اور کھائیں اور تبلیغ احمدیت کرتے رہیں۔ ★ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں ★ بے کار چھوٹے سے چھوٹا کام کر لیں ★ مرکز سلسلہ میں مکان بنوائیں یہ دنیا نہیں بلکہ دین ہے ★ مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں ★ تمدن اسلامی کا قیام کریں ★ قومی دیانت کا قیام کریں ★ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں ★ راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں ★ احمدیہ دار القضاء کا قیام کریں اور اس کے فیصلوں کی پابندی کریں ★ اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں ★ مقاصد تحریک جدید کے حاصل کرنے کے لئے جائیداد اور آمد وقف کریں ★ حلف الفضول کی قسم کا معاہدہ کریں کہ ہم امانت، عدل و انصاف کو قائم کریں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مطالبات تحریک جدید پورا کرنے کی سعادت عطا فرمائے اور مقدر غلبہ اسلام جلد تر ہو جائے۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید قادیان

تحریک وقف نو

آئندہ دو سالوں میں پیدا ہونے والے بچوں کو خدا کی راہ میں ابھی سے وقف کریں۔

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳؍ اپریل ۱۹۸۷ء میں ارشاد فرمایا:-

"میں نے سوچا کہ ساری جماعت کو میں اس بات پر آمادہ کروں کہ اگلی صدی میں داخل ہونے سے پہلے جہاں ہم دعوت الی اللہ کے ذریعہ روحانی اولاد بنانے کی کوشش کر رہے ہیں وہاں ہم اپنے آئندہ دو سالوں میں پیدا ہونے والے بچوں کو خدا کی راہ میں ابھی سے وقف کر دیں۔ اور یہ دعا مانگیں کہ خدا ہمیں ایک بیٹا دے۔ لیکن اگر تیرے نزدیک ہمارے ہاں بیٹی ہونا مقدر ہے تو ہماری بیٹی ہی تیرے حضور پیش ہے۔ مائیں یہ دعا کریں مَا فِیْ بَطْنِیْ جو کچھ ہمارے بطن میں ہے اسے قبول فرما۔ والد ابراہیمی دعائیں کریں کہ اے خدا! تو ہمارے بچوں کو اپنے لئے چن لے۔ ان کو اپنے لئے خاص کر لے۔ وہ تیرے ہو کر رہ جائیں۔

یہ تحریک میں اس لئے کر رہا ہوں کہ آئندہ صدی میں واقفین بچوں کی ایک عظیم الشان فوج ساری دنیا سے آزاد ہو رہی ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کی غلام بن کے اگلی صدی میں داخل ہو رہی ہو۔ ہم چھوٹے چھوٹے بچے خدا کے حضور تحفہ کے طور پر پیش کر رہے ہوں۔"

احباب جماعت اس طرف توجہ فرمائیں اور حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے نومولود اور پیدا ہونے والے بچوں کو اپنے آقا کی خدمت میں وقف کے لئے پیش کریں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

وصایا

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ ایک ماہ کے اندر اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۸۴۲۱ ـــــ میں زاہدہ نسرین قریشی زوجہ مکرم محمد یوسف صاحب قریشی قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر ۱۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ حیدر آباد۔ ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۰/۸۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مجھے اس وقت خاوند کی طرف سے پاکٹ خرچ کے طور پر مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار ملتے ہیں۔

ا ـ حق مہر بذمہ خاوند	۱۵۰۰۰
۲ ـ زیور طلائی کل وزن ۱۰ تولہ	۲۸۰۰۰
۳ ـ زیور نقری کل وزن ۱۸ تولے	۸۰۰
۴ ـ ٹی وی کلر	۹۰۰۰
۵ ـ سلائی مشین	۳۰۰۰
کل میزان	۵۵۸۰۰

اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد اس کے علاوہ بناؤں گی تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو دوں گی۔ انشاء اللہ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الاصلہ	گواہ شد
میاں نعیم الدین احمد انسپکٹر بیت المال	زاہدہ نسرین	حمید الدین شمس مبلغ

وصیت نمبر ۱۸۴۲۳ ـــــ میں سی جی مریم زوجہ مکرم جلال الدین صاحب کلینی قوم کویا پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۸/۸۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔
غیر منقولہ اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ ہاں آئندہ کوئی جائیداد پیدا کروں تو بر وقت اطلاع کی جاسکے گی۔ منقولہ ۴ تولہ سونے کے زیورات جس کی موجودہ قیمت تقریباً ۔/۔۔۔ روپے ہوگی۔ میرا گذارہ خاوند کی ماہوار آمد پر ہے۔ میرے خاوند مجھے جیب خرچ مبلغ ۔/۱۰ روپے ماہوار دیتے ہیں۔ انشاء اللہ میں اس سے بھی حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد سے بھی حصہ آمد بشرح چندہ عام (۱/۱۶) اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
زین الدین حامد	سی۔ جی۔ مریم	سی جی جلال الدین

وصیت نمبر ۱۸۴۲۴ ـــــ میں جلال الدین کلینی ولد مکرم پی پی حریاد صاحب گو یا مرحوم قوم کو یا پیشہ سرکاری ملازم عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۷۳ء ساکن کلینی (عزیزہ) ڈاکخانہ کلینی ضلع لکشدیپ صوبہ لکشدیپ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۸/۸۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان (انڈیا) ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔
غیر منقولہ ایک ایکڑ زمین ہے۔ جس کے تین افراد (دو بہنیں ایک بھائی) برابر کے حصہ دار ہیں جس کی قیمت تقریباً تیس ہزار روپے کل جائیداد کی ہوگی۔ اس وقت کوئی منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ جائیداد کی آمد پر نیز ماہوار آمد پر ہے۔ (۱) جائیداد کی آمد سالانہ اس وقت نہیں ہے۔ چند سال میں آمدنی کی توقعات ہیں۔ بر وقت اطلاع کر دی جائے گی۔ (۲) ماہوار آمد مبلغ ۔/۱۲۳۰ روپے جو بصورت ملازمت وغیرہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (۱/۱۶) اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
زین الدین حامد	جلال الدین کلینی	منظور احمد گجراتی

وصیت نمبر ۱۸۴۳۳ ـــــ میں محمد نظام ولد مکرم محمد بشیر احمد صاحب مرحوم قوم مسلمان پیشہ مزدوری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۸۶ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۸/۸۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ کسی قسم کی کوئی جائیداد نہیں۔ میں روزانہ مزدوری پر کام کرتا ہوں جس سے مجھے ۔/۴۰۰ روپے ماہوار آمد ہوتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ اگر میری آمد میں اضافہ ہو یا میں کسی قسم کی کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دونگا۔ اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ وصیت سے ہی حاوی ہوگی۔ میری وفات پر میری جس قدر بھی متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ظہیر احمد خادم	محمد نظام	خالد محمود قادیان

وصیت نمبر ۱۸۴۳۴ ـــــ میں ارادت احمد جاوید ولد مکرم الحاج مولوی عبد الرحمٰن صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۸۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) منقولہ جائیداد میں میری ایک عدد دستی گھڑی مالیتی ۔/۳۰۰ روپے ہے۔ (۲) غیر منقولہ جائیداد ابھی غیر منقسم ہے جس میں ہم بھائی دو بہنیں اور والدہ صاحبہ شریعت کے حساب سے حصہ دار ہیں۔ جس کی تفصیل ذیل میں درج ہے ـــــ (۱) زرعی زمین واقع ننگل باغباں ۷ ۳ کنال جس کی موجودہ قیمت ۔/۲۰۰۰۰ روپے ہے (۲) مکان واقع محلہ ناصر آباد قادیان موجودہ قیمت ۔/۱۵۰۰۰ روپے۔
(۳) میری موجودہ ماہوار آمد ۔/۱۲۰۰ روپے ہے۔
میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی کل آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سعادت احمد	ارادت احمد	افتخار احمد اشرف

بقیہ صفحہ ۱۲

تعجب اور استبعاد کی نگاہ سے نہیں دیکھیں گے۔ ..... غرض یہ جسم جو اعمال کی کیفیت سے ملتا ہے یہی عالم برزخ میں نیک اور بد کی جزا کا موجب ہوتا ہے ..... مرنے کے بعد ہر ایک کو ایک جسم ملتا ہے خواہ نورانی ہو خواہ ظلمانی۔"

یہ اقتباس احکام اسلام عقل کی نظر میں صفحہ ۲۵۷ تا ۲۵۸ میں درج ہے۔ نیز صفحہ ۲۵۹ تک اسی سلسلہ میں آپ کے مضمون کا خلاصہ درج کیا ہے۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ

"میں اس میں صاحب تجربہ ہوں مجھے کشفی طور پر عین بیداری میں بارہا بعض مردوں کی ملاقات کا اتفاق ہوا ہے۔"

لیکن مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی کتاب صفحہ ۲۵۸ میں یوں درج کیا کہ

"اصحاب مکاشفہ کو عین بیداری میں مُردوں سے ملاقات ہوتی ہے۔"

گویا اس فقرے میں حسب ضرورت مولانا صاحب نے تبدیلی کر دی ہے۔

پس معلوم ہوا کہ جو روحانی خزائن اسلامی تعلیمات حقیقی فلسفہ کی انتہائی بلندی کا آئینہ دار حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے سر پر ہے۔

حضرت اقدس کے قلم مبارک سے نکلا ہوا بلند پایہ لٹریچر علمی اعتبار ہی سے نہیں ادبی حیثیت سے بھی عدیم المثال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض بڑے بڑے قادر الکلام ادیب خطیب یا صاحب تصانیف کثیرہ بھی آپ کے بیان فرمودہ اسرار و غوامض کو اپنے الفاظ میں ادا نہیں کر سکتے اور انہیں قدم قدم پر آپ ہی کے الفاظ محاورات اور فقرات [illegible]

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۳/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PHONE :- 275475
RESI :- 273993
CALCUTTA-700073

AUTHORISED DEALERS
AUTHORISED DISTRIBUTORS

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبر:- 28-5222 / 28-1652

ہر قسم کی گاڑیوں - پٹرول و ڈیزل کار - ٹرک - بس - جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS.

16, MANGOE LANE, CALCUTTA-700001 - ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج ٭ جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS,
(ELECTRIC CONTRACTORE)
TARUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCT
PLOT NO 6 GROUND FLOOR OLD CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
BOMBAY - 400099
PHONE { OFFICE :- 6348179 / RESI :- 622369

الخیر کلہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE - 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF - CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
16, PRINSEP STREET, CALCUTTA-700072

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر:- سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ:-

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی

فون نمبر:- ۶۲۹۴۴۳

یہ تحریک جدید میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے

(ارشاد حضرت فضل عمر)

ALTOWINGS,
15, SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS-600004
PHONE { 76360 / 74350

آلٹوونگس

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِيْ اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش کردہ :- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس۔ سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر :- 294

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!"

(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

NO, 75, FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C. ROAD BANGALORE - 560002
PHONE :- 228666

محتاجِ دعا: اقبال احمد جاوید مع برادران جے این روڈ لائبرز
اینڈ جے این انٹرپرائسز

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد کشمیر۔

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS,
6. ALBERT VICTOR ROAD FORT
GRAM:- MOOSARAZA
PHONE NO. 605538
BANGALORE - 560002

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش

SAIRA Traders,
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & P.V.C CHAPPALS.
SHOE MARKET
NAYAPUL, HYDERABAD - 500002
PHONE - NO - 522860

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳)

ٹیلیگرام "ALLIED"

"الائیڈ پروڈکٹس"

سپلائرز کرشڈ بون، بون میل، بون سینیوس اور ہارن ہوفس وغیرہ۔

پتہ:- نمبر ۲۲/۸/۳ عقب کالی کھٹوڑہ ویلیج، حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"بعض فتوحات کا مدار ابتلاء پر ہوتا ہے"

(ملفوظات جلد ہفتم ص ۳۶۳)

MIR ®
CALCUTTA-13

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل، نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!